کشمیر میں مطالعۂ قرآن کا ارتقا: تحقیقی مطالعہ

محمد طیب خان ۞
عبدالحمید خان عباسی ۞

A Study of the Evolution of the Qur'ānic Studies in Kashmir

Muhammad Tayyab Khan۞
Abdul Hameed Khan Abbasi۞

ABSTRACT

A Kashmiri scholar, Yousuf Teng, has recently discovered a manuscript of the Qur'ān along with its Persian translation by Fathullah Kashmiri which dates back to 1237 A.D., indicating that the study of the Qur'ān had begun in Kashmir even before the advent of Islam there. A number of Kashmiri scholars, thereafter, have contributed to the field of Qur'ānic studies in languages such as Arabic, Persian, English, Urdu, Punjabi, Kashmiri, Pahari, and Gojri. However, despite the abundance of material on the subject, there have been very little academic works dedicated to its growth in Kashmir. This articles attempts to outline the evolution

۞ لیکچرر، علوم اسلامیہ، گورنمنٹ بوائز پوسٹ گریجویٹ کالج، باغ، آزاد کشمیر۔(tayyab28@yahoo.com)
۞ ڈین/ پروفیسر، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد۔(a_hameed@aiou.edu.pk)
۞ Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. Boys Post Graduate College, Bagh, Azad Kashmir. (tayyab28@yahoo.com)
۞ Dean/ Professor, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad. (a_hameed@aiou.edu.pk)

of Qur'ānic studies in Kashmir by tracing the written material on the subject from the past seven centuries.

۞۞۞۞۞

مسلمان جہاں بھی گئے انھوں نے بہ طور ماخذِ اول قرآن مجید کی افہام و تفہیم کو اہمیت دی اور قرآن مجید کو اپنے مطالعے کا محور بنایا۔ کشمیر ایک کثیر اللسان خطہ ہے، اسی بنا پر اس خطے میں اسلام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ وحی الٰہی کے فہم کے لیے علمانے مختلف ادوار میں مختلف زبانوں میں قرآن کا مطالعہ کیا۔ بین الاقوامی زبانوں جیسے انگریزی، عربی، فارسی، اردو کے علاوہ علاقائی اور مقامی زبانوں جیسے کشمیری، گوجری، پہاڑی اور پنجابی میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر لکھے گئے۔ بدقسمتی سے کشمیر میں اسلام کی باقاعدہ اشاعت کے بعد کئی صدیوں کا کام تاریخ کے اوراق میں اجمالی ذکر سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ اس خطے میں قرآنی تفاسیر و تراجم اور قرآنی علوم کا جو مطبوعہ یا غیر مطبوعہ کام سامنے آیا، اس کا ارتقا اس مقالے کا موضوع ہے۔ چوں کہ اس موضوع پر کوئی تحقیقی کام پیش نہیں کیا گیا اس لیے اس امر کی ضرورت تھی کہ کشمیر میں مطالعۂ قرآن کے ارتقا کا جائزہ لیا جائے تاکہ اس خطے کے علما کے کام سے ان کے رجحانات اور کام کی نوعیت کا پتا لگایا جاسکے۔

کشمیر میں مطالعۂ قرآن کا آغاز

حال ہی میں محمد یوسف ٹینگ کی تحقیقی کاوشوں سے دریافت ہونے والا قرآن مجید کا ایک قدیم نادر قلمی نسخہ اس امر کا عکاس ہے کہ کشمیر میں مطالعۂ قرآن کا آغاز اسلام کی باقاعدہ اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا۔ یہ قلمی نسخہ[۱] فتح اللہ کشمیری نے ۱۲۳۷ء میں لکھا۔ اس قرآنی نسخے کے انداز و اسلوب کے بارے میں یوسف ٹینگ نے لکھا ہے کہ:

”یہ نسخہ ایسے خط میں لکھا گیا ہے جو خط کوفی اور خط ثلث کی درمیانی شکل ہے اور اس میں فارسی ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس نسخے کی دریافت سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ کشمیر میں مسلمانوں کے اقتدار سنبھالنے سے بہت پہلے اسلام کا اثر و نفوذ شروع ہو گیا تھا اور انھوں نے ہندوؤں کے دور ہی میں قرآن پاک کو لکھنے اور اس کو فارسی میں ترجمہ کرنے کی قدرت پیدا کر لی تھی۔ کشمیری مسلمانوں کو عربی رسم الخط میں اتنی مہارت حاصل کرنے کے لیے کئی سو

۱۔ اس قلمی نسخے کی کاپی جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر میں محفوظ ہے۔ دیکھیے:
Muhammad Ashraf Wani, *Islam in Kashmir (Fourteenth to Sixteenth Century)* (Srinagar: Oriental Publishing House, 2004), 52.

سال لگے ہوں گے۔"(۲) محمد اشرف وانی رقم طراز ہیں:

What is more significant about the copy of the Qur'ān is that it also contains a Persian translation. The Qur'ān with Persian translation interalia, unmistakably proves increasing presence of Muslim preachers and their activities in the Valley many centuries before the establishment of the Muslim *Sultanate*.(3)

(اس قرآنی نسخے کے بارے میں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ فارسی ترجمے پر بھی مشتمل ہے۔اس قرآنی نسخے کی فارسی ترجمے کے ساتھ موجودگی من جملہ دیگر باتوں کے کشمیر میں مسلم سلطنت کے قیام سے کئی صدیاں پہلے مسلمان مبلغین اور ان کی سرگرمیوں کے ارتقا کو ثابت کرتی ہے۔)

کلیم اختر نے لکھا ہے کہ سب سے دل چسپ بات یہ ہے کہ اُس کشمیری خطاط اور مترجم نے اپنے نام فتح اللہ کے ساتھ لفظ کشمیری لکھا ہے۔یعنی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کوئی ترک مسلمان تھا جو کشمیر میں آباد ہو گیا تھا، بلکہ ایک کشمیری مسلمان تھا جو نہ صرف حلقہ بگوش اسلام ہوا بلکہ اس نے عشق الٰہی میں ڈوب کر اس زمانے میں قرآن حکیم کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ بھی ادا کیا۔(۴)

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ سرینگر کے ایک ہندو خاندان کے پاس پانچ ہزار مخطوطوں اور قلمی نسخوں میں ۲۵۰ کے قریب قرآن مجید کے نادر و نایاب مخطوطے اور قلمی نسخے موجود ہیں، جن میں فتح اللہ کشمیری کے مذکورہ بالا نسخے کے علاوہ ایک قرآنی نسخہ پانچ فٹ لمبائی اور ساڑھے چار فٹ چوڑائی والے ایک کپڑے کے صفحے اور دوسرا ایک فٹ لمبائی اور پانچ فٹ چوڑائی والے کاغذ کے صفحے پر ہاتھ سے تحریر کیا گیا ہے۔اس ذخیرۂ کتب میں ۹۶۱ھ/۱۵۵۳ء میں سمرقندی کاغذ پر تحریر شدہ قرآن مجید کا نسخہ اور ۱۸۵۰ء میں میر سعید اندرابی کا تحریر کردہ قرآن مجید کا فارسی ترجمہ بھی شامل ہے۔(۵)

ایک روایت کے مطابق کشمیر کے راجہ مہروک (۲۷۰ھ/۸۸۳ء) نے منصورہ، سندھ کے امیر عبد اللہ بن عبدل عزیز ہبازی کو ایک پیغام کے ذریعے گزارش کی تھی کہ اسے سندھی زبان میں اسلامی احکام و قوانین کے متعلق ایک مکمل تفسیر کی ضرورت ہے؛ چناں چہ امیر عبد اللہ نے منصورہ کے ایک عراقی عالم کو جو سندھی میں بھی

۲- کلیم اختر، "کشمیر میں قرآن مجید کا قدیم نسخہ"، **المعارف**،لاہور، خصوصی نمبر (۱۹۸۶ء)،۴۵۔

3- Wani, *Islam in Kashmir*, 52.

۴- کلیم اختر، "کشمیر میں قرآن مجید کا قدیم نسخہ"، ۴۹۔

۵- دیکھیے: ماجد جہانگیر، "قرآن سے محبت کرنے والا ہندو خاندان"
https://www.bbc.com/urdu/regional-44516762, accessed March 20, 2021.

مہارت تامہ کا حامل تھا، کشمیری راجہ کے یہاں روانہ کیا۔ اسی عراقی عالم نے راجہ کی منشا کے مطابق کشمیر میں رہ کے اسے اسلامی احکام و قوانین کی تدوین کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کا ترجمہ بھی سندھی زبان میں ترتیب دے کر پیش کیا تھا۔[۶]

اس واقعہ کو قدرے اختلاف کے ساتھ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم نے بھی ذکر کیا ہے جن کے مطابق منصورہ، سندھ کے گورنر کا نام عبد اللہ بن عمر تھا اور ان سے مطالبہ ایک ہندی زبان کے ماہر عالم سے متعلق تھا نہ کہ سندھی زبان سے متعلق، چناں چہ اس حاکم نے ان سے ایک تفسیر بزبان ہندی تحریر کروائی جو سورۃ یٰسین تک مکمل ہو سکی تھی۔ اور یہی برصغیر میں تفسیر نویسی کا باقاعدہ آغاز تھا۔[۷]

کشمیر میں مطالعاتِ قرآنی کے ضمن میں ہونے والے کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

پہلا حصہ: کشمیر میں قرآنیات کا وہ کام جو تاریخ کے اوراق میں تو ملتا ہے لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ وہ ناپید یا مفقود الخبر ہو گیا ہے۔ دوسرا حصہ: کشمیر میں قرآنیات پر وہ کام جو مطبوعہ یا غیر مطبوعہ کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔

پہلا حصہ

کشمیر کے مسلمان حکم رانوں نے قرآن مجید کی تعلیم کے لیے بنیادی اقدامات کیے۔ چناں چہ سلطان شہاب الدین (۱۳۵۴ء– ۱۳۷۳ء) کے دور میں پہلا مدرسۃ القرآن قائم ہوا۔ ابو المشایخ شیخ سلیمان، جو کہ پہلے ہندو تھے، نے قبول اسلام کے بعد اسی مدرسے سے تعلیم حاصل کی تھی۔ بعد میں وہ قرآن کے ماہر جانے جاتے تھے اور امام القرا کا لقب حاصل کیا تھا۔ اس دور میں قرآن اور حدیث کی تعلیم کے مدرسے تمام بڑے گاؤں میں قائم کیے گئے تھے۔[۸]

کشمیر میں جس شخصیت نے مطالعۂ قرآن کی طرح ڈالی وہ دراصل امیر کبیر شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وہ صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ انھوں نے جہاں باقی علوم، جیسے منطق، فلسفہ، سیاست، علم الاخلاق تصوف، فقہ میں

۶۔ "سندھی زبان کے قدیم و جدید شعراء"، https://www.urduweb.org/mehfil/threads/10934, accessed March 8, 2016.

۷۔ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین، **قرآن حکیم کے اردو تراجم** (کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱۹۶۰ء)، ۱۳۱۔

۸۔ محب الحسن، **کشمیر سلاطین کے عہد میں**، ترجمہ، علی حماد عباسی (میرپور: نیشنل انسٹیٹیوٹ آف کشمیر اسٹڈیز، ۲۰۱۵ء)، ۸۶۔ ۸۷۔

کتب تالیف کیں وہاں انھوں نے مطالعۂ قرآن پر بھی کام کیا۔ انھوں نے ناسخ و منسوخ پر ایک رسالہ **الرسالة في الناسخ و المنسوخ** لکھا۔ اس رسالے میں انھوں نے بائیس (۲۲) آیات ناسخ و منسوخ ذکر کی ہیں۔ ان کا یہ رسالہ انڈیا آفس لائبیریری لندن اور یونی ورسٹی آف تہران کی سینٹرل لائبریری میں نمبر ۲۸۳۰ کے تحت موجود ہے۔[۹] اس رسالے کی کچھ مثالیں بھی مؤرخین نے اپنی کتب میں بیان کی ہیں۔[۱۰] اس کے علاوہ ان کے بہت سے خطوط اور کتب قرآنی آیات اور ان کی فارسی تفسیر سے مزین نظر آتے ہیں۔[۱۱] شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ گو کہ کشمیری نہ تھے لیکن ان کی کشمیر آمد اور تبلیغی سرگرمیوں سے کشمیر میں اسلامی علوم میں تصنیفی کام کے ساتھ ساتھ مختلف اداروں کا قیام بھی عمل میں آیا۔ جس کی ایک واضح مثال سلطان شہاب الدین کا مدرسۃ القرآن کا قیام ہے۔ ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم کے مطابق: "کشمیر میں پہلی تفسیری خدمت سرانجام دینے کا شرف بھی شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا جنھوں نے عربی میں تفسیر قرآن لکھی۔ بعد ازاں فارسی و عربی کی متعدد تفاسیر منظر عام پر آئیں۔"[۱۲]

امیر کبیر شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے رفقا میں سے ایک رفیق پیر حاجی محمد قاری (م ۷۹۲ھ) تھے جن کے بارے میں مؤرخین نے لکھا ہے کہ وہ حافظ قرآن اور ہفت قراءت کے ماہر تھے۔ وہ علوم ظاہریہ اور باطنیہ کے جامع تھے۔ سلطان قطب الدین نے پیر حاجی محمد قاری کے خدام کے لیے ایک خانقاہ تعمیر کروائی تھی۔ اس خانقاہ کے ساتھ ایک لنگر خانہ بھی قائم کیا گیا تھا جہاں خدام کے علاوہ محتاج، مسافر اور طالب علم بھی مستفید ہوتے تھے۔[۱۳] اس کے بارے میں جی ایم صوفی نے لکھا ہے کہ یہ کشمیر میں پہلا کل وقتی اقامتی مدرسہ تھا۔[۱۴]

وہ مفسرین جن کی تفاسیر کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے لیکن ان کی تفاسیر ناپید ہیں ان کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے: "ملا فیروز کشمیری، سچا گنائی کے نام سے مشہور تھے۔ وہ فقہ، حدیث اور تفسیر میں اپنے ہم عصر علماء میں

۹۔ سید محمد فاروق بخاری، **کشمیر میں عربی علوم اور اسلامی ثقافت** (سرینگر: جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، ۱۹۸۷ء)، ۱۶۵۔

۱۰۔ نفس مرجع، ۱۶۶۔

11– Mushtaq Ahmad Wani, “Development of Islamic Sciences in Kashmir”, (PhD diss., Aligarh Muslim University, 1999), 39.

۱۲۔ صاحبزادہ ساجد الرحمٰن، مرتب، **برصغیر میں مطالعۂ قرآن (علوم القرآن، تفاسیر، مفسرین)**، (اسلام آباد: ادارۂ تحقیقات اسلامی، ۱۹۹۹ء)، ۱۱۱۔

۱۳۔ حسن شاہ کھویہامی، **تذکرہ اولیاء کشمیر**، ترجمہ، پیرزادہ عبد الخالق طاہری (لاہور: مشتاق بک کارنر، ۲۰۱۵ء)، ۴۸۔۴۹۔

14– G. M. D. Sufi, *Kashir: Being a History of Kashmir* (Lahore: University of the Punjab, 1948), 2: 346.

فائق تھے۔ کشمیر میں عہدۂ افتاء پر سرفراز ہوئے۔ وہ ۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء کو شیعوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔"(۱۵)

شیخ مراد کشمیری، مؤرخ کشمیر خواجہ محمد اعظم دیدہ مری (۱۱۷۹ھ / ۱۷۶۵) کے معاصر تھے اور خواجہ اعظم دیدہ مری (۱۱۸۵ھ / ۱۷۷۱ء) شیخ مراد کے ہم سفر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنی تعلیم شیخ احمد فاروقی کے بیٹے شیخ محمد معصوم فاروقی سے حاصل کی۔ حج بیت اللہ کے علاوہ انھوں نے بہت سے اسلامی تعلیمی مراکز جیسے بغداد، اصفہان، بلخ، سمرقند، قاہرہ، دمشق، قسطنطینیہ وغیرہ کا سفر کیا۔ وہ عربی، فارسی اور ترکی تین زبانوں کے ماہر تھے۔ برصغیر کے وہ پہلے عالم تھے جنھوں نے لغات القرآن پر کام کیا۔ ان کی اس لغت کا نام **جامع المفردات** ہے۔ جو ۱۱۶۹ھ میں لکھی گئی۔ ۱۱۳۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کا مخطوطہ جامعۃ الازھر کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کتاب میں قرآنی کلمات کے معانی عربی، فارسی اور ترکی تین زبانوں میں ذکر کیے گئے ہیں۔ قرآنی سورتوں کی ترتیب کو برقرار رکھتے ہوئے الفاظ کے معانی الف بائی ترتیب سے بیان کیے گئے ہیں۔ (۱۶) مولانا عبدالحلیم چشتی لکھتے ہیں کہ انڈیا میں قرآنی الفاظ کے معانی پر کام بارھویں صدی ہجری سے شروع ہوا۔ شیخ مراد کشمیری نے ایک جامع کتاب **جامع المفردات** کے عنوان سے لکھی جس میں انھوں نے قرآنی کلمات کو عربی، فارسی اور ترکی زبان میں تحریر کیا۔ اور یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب اور قرآن مجید کی جامع لغت ہے۔ (۱۷)

شیخ اسلم بن یحییٰ کشمیری (م ۱۲۱۲ھ) ۱۱۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت سے علوم و فنون میں کمال حاصل تھا۔ انھوں نے فقہ اور تصوف کے علاوہ **جامع صغیر** اور **جلالین** پر تعلیقات لکھیں۔ محمد سالم قدوائی نے انھیں ان مفسرین میں شمار کیا ہے جنھوں نے تفسیر پر کام کیا ہے لیکن اس کے موجود ہونے کا علم نہیں۔ (۱۸)

بابا داؤد مشکوٰتی (۱۰۹۷ھ / ۱۶۸۵ء) فقہ، حدیث، تفسیر اور حکمت و معانی میں بڑی دست رس رکھتے تھے **مشکوٰۃ المصابیح** کے حافظ ہونے کی بنا پر انھیں مشکوٰتی کہا جاتا تھا۔ ان کی تصانیف میں سے ایک **اسرار الابرار** جو اولیاے کشمیر کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے **اسرار الاشجار** بھی لکھی۔ (۱۹)

۱۵۔ مولوی رحمان علی، **تذکرہ علمائے ہند**، ترجمہ، ڈاکٹر محمد ایوب قادری (کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ۱۹۶۱)، ۳۳۳۔

۱۶۔ بخاری، **کشمیر میں عربی علوم اور اسلامی ثقافت**، ۱۸۳۔

۱۷۔ نفس مرجع، ۱۸۴۔

۱۸۔ عبدالحی حسنی، **نزهة الخواطر و بهجة المسامع و النواظر** (بیروت: دار ابن حزم، ۱۹۹۹ء)، ۷: ۵۵؛ سالم قدوائی، **ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفاسیر** (لاہور: ادارہ معارفِ اسلامی، ۱۹۹۳ء)، ۳۸۰– ۳۸۱۔

۱۹۔ دیکھیے: کھویہامی، **تذکرہ اولیاء کشمیر**، ۶۰۱– ۶۰۳؛ رحمان علی، **تذکرہ علمائے ہند**، ۱۷۵۔

ملا محمد اشرف نٹنو(منٹو) کشمیری(۱۱۲۳ھ /۱۷۱۱ء) بن خواجہ محمد طیب نے صاحب کمالات بزرگوں سے تحصیل علم کی۔ ان کی تصنیفات میں **علم قرأت، ردشیعہ** اور **جواہر الحکم** مشہور ہے۔[۲۰] تیرھویں صدی ہجری میں ملا محمد سعید گند سو بخاری رحمۃ اللہ علیہ[۲۱] (م ۱۲۰۸ھ) نے **مفاتیح البرکات** کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔[۲۲]

میر سعد اللہ شاہ آبادی کو علم ظاہری میں کمال کے علاوہ حضرت بقا بابائے شاہ آبادی سے طریقت کی تربیت پائی تھی۔ وہ شاعر بھی تھے اور "سعادت" تخلص رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف میں: مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، **تفسیر قرآن مجید، رسالہ گل وبلبل (تصوف میں)** اور **باغ سلیمانی** کے نام سے منظوم تاریخ کشمیر شامل ہیں۔[۲۳] شیخ محمد رفیقی کشمیری (۱۲۲۸ھ / ۱۸۱۳ء) بن مصطفیٰ بن معین الدین رفیقی ایک فقیہ، محدث، مفسر اور صوفی مشرب تھے۔[۲۴]

مولوی محمد اکبر کشمیری (۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۵ء) اپنے زمانے کے اکابر علما میں سے تھے۔ وہ تیس سال تک مدرسہ محمدیہ متعلقہ جامع مسجد بمبئی میں درس دیتے رہے۔[۲۵] شیخ رضا رفیقی کشمیری (م ۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ء) اپنے وقت کے فقیہ، محدث اور مفسر مشہور ہوئے۔

میر سعید اندرابی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۸۲ھ) بن میر جلال الدین اندرابی نے اپنے والد کے علاوہ اپنے دور کے جید علما سے استفادہ کیا۔ انھوں نے مولوی محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مذہب، فلسفہ، منطق اور دیگر علوم حاصل کیے۔ انھوں نے قرآن مجید کی دو تفسیریں تحریر کی تھیں؛ ایک عربی میں اور ایک فارسی میں۔ مولانا حسن شاہ کھویہامی نے ان دونوں تفاسیر کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ دونوں تفسیر قابل دید ہیں۔[۲۶]

کشمیر میں کچھ قرا بھی مشہور ہوئے ان میں حافظ رشید رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ شمس رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ان دونوں حضرات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ علم قراءت کے بڑے عالم تھے۔[۲۷]

۲۰- نفس مرجع، ۳۵۵۔

۲۱- عرفاً انھیں بخاری کہا جاتا تھا؛ کیوں کہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھیں مکمل **صحیح بخاری** مع اسانید زبانی یاد تھی (دیکھیے: کھویہامی، **تذکرہ اولیاءِ کشمیر**، ۷۸۴- ۷۸۵)۔

۲۲- نفس مرجع، ۷۸۴- ۷۸۵۔

۲۳- نفس مرجع، ۱۶۰۔

۲۴- رحمان علی، **تذکرہ علمائے ہند**، ۳۶۶۔

۲۵- نفس مرجع، ۳۵۹۔ مولوی رحمان علی نے ان کے کئی مشہور و معروف شاگردوں کا ذکر کیا ہے۔

۲۶- نفس مرجع، ۱۶۳۔

۲۷- کھویہامی، **تذکرہ اولیاء کشمیر**، ۶۱۰۔

وہ علما جنھوں نے کشمیر میں کسی نہ کسی صورت میں قرآن مجید کے مطالعے کو ترقی دی، ان میں بہت سے مفسرین کی تفاسیر کے وجود کا علم نہیں، لیکن تاریخ کے اوراق ان کے مفسر ہونے کی گواہی دے رہے ہیں اور ان علما نے کسی نہ کسی صورت میں کشمیر میں مطالعہ قرآن کو آگے بڑھایا۔ اس کی تائید ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم کی ان سطور سے بھی ہوتی ہے۔ ان کے الفاظ میں: ”علما نے مطالعۂ قرآن کے محض تصنیفی و تالیفی پہلو پر ہی توجہ نہیں دی، بلکہ انفرادی مجالس اور مذاکرات میں تفسیری مسائل پر بحث اور قدیم تفاسیر پر نقد وجرح اور تشریح و توضیح کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی عہد کے حوالے سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مطالعۂ قرآن سے متعلق تمام مساعی میں معقولات کا اثر نمایاں اور عربی کا غلبہ واضح دکھائی دیتا ہے۔“[۲۸] اس بات کی تائید آمدہ صفحات میں شیخ یعقوب صرفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۵ء) اور خواجہ معین الدین کشمیری (۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۵ء) کی تفاسیر کے مطالعہ سے بھی ہوتی ہے۔

دوسرا حصہ

قرآنیات پر کشمیری علما کا کام دو طرح کا ہے:

۱۔ تراجم و تفاسیر قرآن (مطبوعہ و غیر مطبوعہ)

۲۔ علوم القرآن (مطبوعہ و غیر مطبوعہ)

۱۔ تراجم و تفاسیر قرآن (مطبوعہ و غیر مطبوعہ)

کشمیر ایک کثیر اللسانی خطہ ہے۔ سولھویں اور سترھویں صدی عیسوی کے دو مفسرین یعنی شیخ یعقوب صرفی (م ۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۵ء) اور خواجہ معین الدین (۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۵ء) سے عصرِ حاضر تک بہت سے تراجم و تفاسیر تالیف کی گئیں۔ جن زبانوں میں کشمیر میں مطالعۂ قرآن پر کام ہوا۔ ان میں عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کشمیری، گوجری، پہاڑی اور پنجابی شامل ہیں۔ کشمیر میں قرآن و علوم القرآن پر جو کام ہوا مختلف زبانوں کے اعتبار سے اس کا ذکر مندرجہ ذیل ہے:

الف: عربی، فارسی اور انگریزی میں ترجمۂ قرآن اور تفسیر

کشمیر میں اشاعت اسلام کے بعد ایران اور وسط ایشیا کے اثرات کے باعث عام لوگوں کی زبان فارسی جب کہ علما کی زبان عربی قرار پائی۔ اس لیے علما نے دونوں زبانوں میں تفاسیر تحریر کیں۔ جب کہ انگریزی تفسیر کا

۲۸۔ ساجد الرحمٰن، **برصغیر میں مطالعۂ قرآن**، ۷۸۔

رجحان موجودہ دور میں شروع ہوا ہے۔ عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں کشمیر میں جو تراجم و تفاسیر لکھی گئیں اور محفوظ رہیں ان کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے:

۱- مطلب الطالبين في تفسير كلام ربّ العالمين (عربی) از یعقوب صرفی[۲۹]

یہ غیر مطبوع تفسیر عربی زبان میں سورہ فاتحہ سے لے کر سورہ بقرہ آیت ۶۲ تک کی تفسیر ہے۔ اس تفسیر میں مصنف نے **بیضاوی**، **کشاف** اور زجاج کے تفسیری منہج کا اتباع کیا ہے۔[۳۰] ڈاکٹر مظفر حسین ندوی[۳۱] کے مطابق: یہ دقیق تفسیر علامہ بیضاوی (۶۸۵ھ / ۱۲۸۶ء) کے طرز پر مشتمل ہے جس کے ۲۸۰ صفحات ہیں اور یہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی صرف باسٹھ آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے۔[۳۲]

۲- زبدة التفاسير (عربی) از خواجہ معین الدین نقشبندی[۳۳]

زبدة التفاسير عربی زبان میں مکمل قرآن مجید کی مگر غیر مطبوع تفسیر ہے۔ یہ **تفسیر جلالین** کی طرز پر

۲۹- شیخ یعقوب صرفیؒ گنائی (گنائی: سنسکرت زبان کا لفظ ہے؛ گن قلم کو کہتے ہیں اور گنائی قلمزن یعنی منشی کو کہا جاتا ہے) آپ کی پیدائش سرینگر میں ۹۰۸ھ میں ہوئی۔ شیخ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ فارسی و عربی کے ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے، اس لیے صرفی تخلص پایا۔ شیخ صرفی کی وفات ۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۵ء کو ہوئی۔ (شیخ یعقوب صرفی کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: پیرزادہ محمد طیب حسین، **اولیائے کشمیر**، (لاہور: نذیر سنز پبلشرز، ۱۹۸۸ء)، ۳۸؛ عبد القادر بن ملوک شاہ بدایونی، **منتخب التواریخ**، ترجمہ، محمود احمد فاروقی (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، س ن)، ۶۳۹؛ رحمان علی، **تذکرہ علمائے ہند**، ۴۶۵؛ سلیم خان گمی، **کشمیر میں اشاعت اسلام** (لاہور: یونیورسل بکس، ۱۹۸۶ء)، ۸۵- ۸۶)۔

۳۰- بدایونی، **منتخب التواریخ**، ۳ : ۱۴۵؛ اس کے علاوہ صرفیؒ کی تالیفات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ظہور الدین احمد، **پاکستان میں فارسی ادب** (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۴ء)، ۱: ۴۴۷۔

۳۱- کشمیر کے معروف عربی استاد و محقق اور ندوۃ العلما لکھنو سے عربی زبان و ادب میں پی ایچ ڈی کی ہے۔

۳۲- بدرالدین بٹ، ”عربی زبان و ادب: اہل کشمیر کی بیش قیمت خدمات (از ڈاکٹر مظفر حسین ندوی)“، **روزنامہ کشمیر عظمیٰ**، سرینگر، رجب ۱۴، ۱۴۳۱ھ / جون ۱۸، ۲۰۱۰۔

۳۳- شیخ معین الدین بن خواجہ خاوند نقشبند (۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۵ء) سرینگر کشمیر میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے وقت کے فقیہ، محدث اور مفسر تھے۔ اپنے والد بزرگوار خواجہ خاوند نقشبند (۱۶۴۲ء) کے علاوہ انھوں نے شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے بھی اکتساب علم کیا۔ مختلف علوم میں کئی کتب کے مصنف تھے۔ (دیکھیے: رحمان علی، **تذکرہ علمائے ہند**، ۴۲۶؛ ظہور الدین احمد، **پاکستان میں فارسی ادب**، ۱: ۶۳۳- ۶۳۴)۔

مختصر اور سادے انداز کی انتہائی مختصر تفسیر ہے۔(۳۴) تاہم اس تفسیر کے مخطوطہ کو ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فیصل آباد نے ۱۹۹۵ء میں ایڈٹ کیا اور اس پر یونی ورسٹی آف پنجاب لاہور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔(۳۵) یہ ایڈٹ شدہ تفسیر اب ایک طویل مقدمے اور اقوال مفسرین کی تخریج کے ساتھ چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کی دوسری تحقیق کشمیر میں عربی زبان و ادب کے محقق ڈاکٹر مظفر حسین ندوی نے کی ہے۔(۳۶)

۳۔ شرح القرآن (فارسی) از خواجہ معین الدین نقشبندی

شیخ معین الدین کشمیری (۱۰۸۵ھ/۱۶۷۴ء)(۳۷) کی تحریر کی ہوئی قرآن مجید کی یہ تفسیر اول الذکر تفسیر: **زبدة التفاسیر** کے مقابلے میں تفصیلی ہے۔ تمام تفسیری پہلوؤں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ **شرح القرآن** فارسی زبان میں ہے اور پچیس سطور پر مشتمل بڑے سائز کے ۹۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ خواجہ معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس تفسیر کو ۷ رجب ۱۰۷۱ھ تا ۲ محرم الحرام ۱۰۷۲ھ کے دوران چھ ماہ اور چند دنوں کی قلیل مدت میں مکمل کیا۔(۳۸)

اس کے تین نسخہ جات مندرجہ ذیل مقامات پر موجود ہیں: (۱) قلمی نسخہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، (۲) مولانا محمد زاہد الحسینی، خطیب جامع مدینہ کیمبل پور (اٹک) کے کتب خانے میں، (۳) نسخہ سعیدیہ لائبریری ریاست ٹونک میں موجود ہے۔(۳۹)

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد والا نسخہ صاف ہے اور اس کا خط بھی واضح ہے۔ آیات قرآنی کو سرخ روشنائی سے، جب کہ ترجمہ اور تفسیر کے لیے سیاہی کا استعمال کیا گیا ہے۔ آیت کے ساتھ پہلے اس کا ترجمہ اور پھر تفسیر کی گئی ہے لیکن دونوں کو خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس کی کتابت میں حرف "گ" کی جگہ "ک

۳۴۔ قدوائی، **ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں**، ۸۳۔

۳۵۔ خواجہ معین الدین کشمیری، **زبدۃ التفاسیر**، دراسۃ و تحقیق، اعجاز فاروق اکرم (لاہور: یونیورسٹی آف پنجاب، ۱۹۹۵ء)۔

۳۶۔ بدر الدین بٹ، "عربی زبان و ادب"۔

۳۷۔ رحمان علی، **تذکرہ علمائے ہند**، ۴۲۶۔

۳۸۔ معین الدین کشمیری، **شرح القرآن** (قلمی نسخہ)، (اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی)، ۱۔۲۔

۳۹۔ ظہور الدین احمد، **پاکستان میں فارسی ادب**، ۶۳۵۔

"کا استعمال کیا گیا ہے۔ [۴۰]

۴۔ تفسیر سورۃ الفاتحہ (انگریزی) از ڈاکٹر رفیق احمد پامپوری [۴۱]

یہ تفسیر سورۃ الفاتحہ کی انگریزی زبان میں تفسیر ہے۔ ۱۱۵ صفحات پر مشتمل یہ تفسیر آدم پبلی کیشنز دہلی نے شائع کیے۔ [۴۲]

یہ تفسیر علمی اور دقیق نوعیت کی ہے۔ اس تفسیر میں ہر آیت کے معانی و مفاہیم کو ایک مستقل باب کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح تعوّذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی یہ تفسیر گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کے ماخذ **تفسير الطبرى، تفسير البيضاوي، التفسير الكبير، تفسير الكشاف، روح المعاني** وغیرہ ہیں۔
اس تفسیر میں جدید علمی مباحث مثلاً: ڈارون کے نظریۂ ارتقا اور اس کے مضمرات کو نمایاں کر کے اس نظریے میں پائے جانے والے مثبت اور منفی اثرات کا تحلیلی جائزہ پیش کر کے اس کے مثبت پہلوؤں کی توثیق اور منفی پہلوؤں کا رد کیا گیا ہے۔ [۴۳]

ب۔ اردو زبان میں تراجم و تفاسیر

کشمیر میں قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تعارف مع تعارف مفسرین و مترجمین مندرجہ ذیل ہے:

۴۰۔ معین الدین کشمیری، **شرح القرآن**، ۷۔۸۔

۴۱۔ ڈاکٹر رفیق احمد ۱۳ فروری ۱۹۵۶ء کو سرینگر میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ۱۹۷۹ء میں گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر سے ایم بی بی ایس کیا، ۱۹۸۳ء میں مذکورہ کالج سے ہی شعبہ ای این ٹی میں ایم ایس (ماسٹر آف سرجری) کیا۔ ڈاکٹر رفیق احمد گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر، کشمیر میں شعبہ ناک، کان، گلے کے پروفیسر اور پھر کالج کے پرنسپل بھی رہے۔ ڈاکٹر رفیق احمد اپنے پیشے کے اعتبار سے تو میڈیکل ڈاکٹر ہیں لیکن مولانا اشرف علی تھانویؒ (م ۱۹۴۳ء) کے خلیفہ مولانا مسیح اللہ خان (م ۱۹۹۲ء) کی صحبت کا اثر تھا کہ انھوں نے نہ صرف ان سے دینی تعلیم حاصل کی بلکہ ایک دینی مدرسہ اور اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی قائم کیا۔ (اس انسٹی ٹیوٹ اور دار العلوم الٰہیہ کا مقصد طلبا کو علمی اور فکری لحاظ سے اسلام کی دعوت کے لیے تیار کرنا۔ انھوں نے ۱۹۸۹ء میں انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ اور مدرسہ الٰہیہ قائم کیا۔ قرآنیات پر کئی کتب کے علاوہ ڈاکٹر رفیق احمد پامپوری اس وقت صحیح بخاری کی انگریزی میں شرح لکھ رہے ہیں۔ (دیکھیے:
(http://www.gmcs.edu.in/ENT#ENT-Department-Info accessed December 18, 2016)

42– Rafiq Ahmad, *Tafsir Surah al-Fatihah* (Delhi: Adam Publishers, 2009), 115.

43– Ahmad, *Tafsir Surah al-Fatihah*, 32-33, 65-66.

۱۔ عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن از مولانا محمد اسحاق خان المدنی[۴۴]

عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن المعروف **التفسیر المدنی الکبیر**۔ مکمل قرآن مجید کی یہ تفسیر بزبان اردو درمیانے سائز کی سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد تقریبا ۸۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحے کے بالائی حصے میں قرآنی متن مع ترجمہ درج ہے، جب کہ تفسیر علاحدہ سے درج کی گئی ہے۔ ہر جلد کے شروع میں فہرست عناوین تفصیلا درج کی گئی ہیں جس سے قاری کو اپنے متعلقہ موضوع تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔ خط واضح اور صاف ہے اور کتابت بھی عمدہ انداز سے کی گئی ہے۔ چوں کہ مفسر کا اس تفسیر کی تالیف سے مقصود تفسیر قرآن کو عصر حاضر کی زبان و بیان اور جدید بیانیے سے ہم آہنگ کرنا اور قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر میں بعض زائغین کی جانب سے کی گئی تحریفات کا جواب دینا ہے [۴۵] اس لیے انھوں نے ان دونوں مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تفسیر کے ناشر کے طور پر دارالعلوم اسلامیہ پلندری، آزاد کشمیر اور المدنی پبلی کیشنز اسلام آباد درج ہے جب کہ تفسیر دسمبر ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی ہے۔[۴۶]

۲۔ زبدة البيان في تفسير القرآن از مولانا محمد اسحاق خان المدنی

اس تفسیر کا پورا نام **زبدة البيان في تفسير القرآن** المعروف **التفسير المدني الصغير** ہے۔ یہ تفسیر بزبان اردو بڑے سائز کے صفحات میں ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔ صفحے کے درمیان میں قرآنی متن مع ترجمہ درج ہے جب کہ تفسیر صفحے کے تین اطراف حواشی کی صورت میں تحریر کی گئی ہے۔ **تفسیر زبدة البيان** ۸۴۸ صفحات پر مشتمل ہے اور المدنی پبلی کیشنز اسلام آباد سے شائع ہوئی ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۹۹ء میں جب کہ دوسری مرتبہ ۲۰۱۳ء میں طبع ہوئی۔[۴۷]

۴۴۔ ابو طاہر محمد اسحاق خان المدنی ۱۹۴۴ء میں آزاد کشمیر کے ضلع سدھنوتی کے علاقے منگ میں پیدا ہوئے۔ اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات دبئی کے رکن رہے اور کئی کتب کے مصنف تھے، انھوں نے ۲۰۱۸ء میں وفات پائی۔ (دیکھیے: محمد اسحاق خان المدنی، **نعمت قرآن اور اس کے تقاضے** (راولپنڈی: ایس ٹی پرنٹرز، ۲۰۰۷ء)، ۸۷-۹۸؛ محمد اسحاق خان المدنی، **تحفة العلوم و الحكم بشرح خمسين من جوامع الكلم** (راولپنڈی: ایس ٹی پرنٹرز، ۲۰۰۱ء)، ۲۹؛ فیوض الرحمٰن، **مشاہیر علماء** (لاہور: حفیظ پریس، س ن)، ۲: ۶۴۵)۔

۴۵۔ محمد اسحاق خان المدنی، **نعمت قرآن اور اس کے تقاضے**، ۹۹- ۱۰۰۔

۴۶۔ محمد اسحاق خان المدنی، **عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن** (پلندری: دارالعلوم الإسلامیہ، ۲۰۱۰ء)۔

۴۷۔ محمد اسحاق خان المدنی، **زبدۃ البیان فی تفسیر القرآن** (اسلام آباد: المدنی پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء)۔

۳- اوجز التفاسیر از مولانا محمد اسحاق خان المدنی

یہ تفسیر مدنی حمائل کے نام سے معروف ہے۔ یہ تفسیر ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔ یہ تفسیر پہلی دو تفاسیر کی نسبت بہت مختصر ہے۔ اور اس کی تحریر کا مقصد یہ ہے کہ چلتے پھرتے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

۴- صوت القرآن في حقائق القرآن از محمد یونس خان کا تعارف [۴۸]

صوت القرآن في حقائق القرآن دو جلدوں پر مشتمل ہے جس میں پہلی جلد ۸۰۵ صفحات جب کہ دوسری جلد ۸۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحات درمیانے سائز کے ہیں۔ اس تفسیر کو انجمن صوت القرآن آزاد کشمیر، پاکستان و انگلینڈ نے شائع کیا ہے۔[۴۹] اردو زبان میں یہ تفسیر مختصر مگر جامع ہے۔ اختصار کے باعث معلومات میں ابہام بھی پایا جاتا ہے۔ اس تفسیر میں مختلف فقہی اور خاص کر مسلکی اختلافات میں درمیانہ راستہ نکالنے اور حقیقت کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ [۵۰] اس تفسیر کی پہلی اشاعت میں کتابت کی اغلاط بھی موجود ہیں۔ دوسری جلد کے آغاز میں پہلی جلد کی اغلاط کی نشان دہی کی گئی ہے۔ بہر حال دوسری اشاعت میں ان اغلاط کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ " صوت القرآن " کے انگریزی ترجمہ پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اس وقت تک سورۃ التوبہ آیت ۹۳ تک کا انگریزی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ [۵۱]

۴۸- محمد یونس خان بن دادن خان بن دوست محمد خان ۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو میر پور (آزاد کشمیر) کے علاقے چکسواری کے موضع بروٹیاں راجگاں میں پیدا ہوئے۔ ساری زندگی درس قرآن دینے میں صرف کی اور تاحال اس خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ (مفسر کا تعارف خود مفسر سے ملاقات اور انٹرویو کی بنا پر مرتب کیا گیا ہے)۔

۴۹- محمد یونس خان، **صوت القرآن فی حقائق القرآن** (چکسواری، آزاد کشمیر: انجمن صوت القرآن، س ن)۔

۵۰- مفسر موصوف نے **راہِ اعتدال** کے نام سے ایک کتاب بھی تالیف کی ہے جس میں انھوں نے انھی مسلکی اختلافی مسائل جیسے مسئلۂ علم غیب، نور و بشر، حیات النبی ﷺ، استمداد بالغیر، حاضر و ناظر وغیرہ بہت سے موضوعات پر قرآنی دلائل کی بنیاد پر روشنی ڈالی ہے۔ دیکھیے: محمد یونس، **راہ اعتدال** (چکسواری، آزاد کشمیر: انجمن صوت القرآن، س ن)۔

۵۱- تفسیر "صوت القرآن" کے اس انگریزی ترجمہ کے لیے ملاحظہ کیجیے:
http://www.sautulquranuk.com/viewpdf.php?name=Saut_ul_Quran_English_Rendering_-_Juz_8.pdf&pagenumber=1&title=Part%20/%20Juz%208, accessed February 03, 2018.

۵- تفسیر احسن الحدیث (تفسیر پارہ عمّ) از ڈاکٹر محمد قاسم فکتو (۵۲)

قرآن مجید کے تیسویں پارہ "عمّ" کی اس تفسیر کا نام " احسن الحدیث " ہے۔ یہ تفسیر تفسیر بالماثور ہے جس میں بہت سی آیات ، احادیث اور آثار سے مدد لی گئی ہے۔ بہ قول انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی ملائیشیا کے پروفیسر اور مفسر موصوف کے استاد ڈاکٹر سید محمد یونس گیلانی: " "احسن الحدیث تفسیر (پارہ عم) وادی کشمیر میں اردو زبان میں تفسیر ماثور کی پہلی کوشش ہے۔ قرآن مجید (پارہ عم) کی ۵۶۴ آیات کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے قرآن مجید کی تقریباً ۱۵۰۰ر آیات ، صحیح احادیث نبوی اور مستند تفسیروں سے مدد لی گئی ہے۔"(۵۳)

یہ تفسیر دارالاندلس لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۶- سترہ (۱۷) سورتوں کا اردو ترجمہ و تفسیر ڈاکٹر علی اصغر (۵۴)

ڈاکٹر علی اصغر میاں نے مکمل قرآن کی تفسیر نہیں لکھی بلکہ انھوں نے کچھ سورتوں کی تفسیر علاحدہ علاحدہ کتب کی صورت میں شائع کی ہے۔ تفسیر کی بنیاد چند جدید اردو تفاسیر ہیں۔ تفسیر میں نص قرآنی کو علاحدہ اور ترجمے اور تفسیر کو علاحدہ رکھا گیا ہے۔ (۵۵)

۵۲- ڈاکٹر محمد قاسم (عاشق حسین) فکتو ۱۹۶۷ء کو سرینگر کے علاقے زیلہ میں پیدا ہوئے۔ کشمیر یونی ورسٹی سے پہلے مولوی فاضل، ایم اے اور پھر بھارتی فوج کے ہاتھوں قید کی حالت میں ایم فل اور پی ایچ ڈی اسلامیات میں کیا۔ ان کی قید کی زندگی کو آج تقریباً ۲۷ سال گزر چکے ہیں۔ ان سب مشکلات اور قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود ڈاکٹر محمد قاسم فکتو نے ایک درجن سے زائد کتب تصنیف کی ہیں۔ (دیکھیے: ڈاکٹر محمد قاسم فکتو، **احسن الحدیث** (لاہور: دارالاندلس، س ن)، ۲۴۳، ۱۹۰۔ ایس احمد پیرزادہ، "احسن الحدیث: قرآنیات میں محققانہ اضافہ ،اک مردِ آہن نے جلایا تیرگی میں یہ چراغ"، روزنامہ **کشمیر عظمیٰ**، سرینگر، مئی ۲۳، ۲۰۱۴ء ؛

Advocate Abdul Mateen, "Kashmir's Mandella, Dr. Muhammad Qasim Completes 24 Years Behind Bars", *The Milli Gazette*: http://www.milligazette.com/news/15396-dr-muhammad-qasim-kashmirs-mandella-completes-24-years-behind-bars, accessed May 21, 2017.

۵۳- سید محمد یونس گیلانی، **تقریظ احسن الحدیث** (لاہور: دارالاندلس، س ن)، ۱۴؛ پیرزادہ، "احسن الحدیث"۔

۵۴- ڈاکٹر علی اصغر میاں اگست ۱۹۴۹ء کو ٹلی کھوڑ میں پیدا ہوئے۔ ایم بی بی ایس ڈگری کے حامل ہیں۔ ذاتی شوق اور قرآن مجید سے گہرے تعلق کی بنا پر تفسیر تحریر کی (ان کا یہ تعارف ان سے بالمشافہ انٹرویو کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے)۔

۵۵- ملاحظہ کیجیے: اصغر علی میاں، **تفسیر سورۃ البقرۃ** (میرپور: مکتبہ عثمان، س ن)۔

۷- تراجم اور شرح عربی تفاسیر (تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین اور تفسیر ابن کثیر)از مولانا انظر شاہ کشمیریؒ[۵۶]

مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی عربی تفاسیر کا ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن سوائے تفسیر ابن کثیر کے کوئی بھی ترجمہ مکمل بھی نہ ہو سکا۔ جو نامکمل ترجمے شائع ہوتے رہے وہ بھی اب نایاب ہیں، سوائے تفسیر جلالین کے تین پاروں (سولہ، سترہ، اٹھارہ) کی شرح اور تفسیر بیضاوی پر ان کے درسی افادات "تقریر شاہی بر تفسیر بیضاوی" کے۔اس کے علاوہ جن تفاسیر کے تراجم انھوں نے شروع کیے ان میں:**تفسیر مدارک التنزیل، تفسیر طنطاوی، تفسیر مظهری**، شامل ہیں۔

الف: ترجمہ تفسیر ابن کثیر

تفسیر ابن کثیر کا یہ ترجمہ دیوبند کے "مکتبہ فیض القرآن" نے پانچ جلدوں میں شائع کیا ہے۔چوں کہ حافظ ابن کثیر شافعی مسلک کے ہیں، انھوں نے تفسیر میں مسائل و دلائل اپنے مسلک کے مطابق لکھے ہیں، اس لیے مولانا کشمیری مرحوم نے ان سارے مقامات پر عمدہ حواشی تحریر فرمائے۔اس ترجمے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں آیات کا ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔اسی طرح "تفسیر تھانوی" کے عنوان کے تحت مولانا کشمیری مرحوم نے **بیان القرآن** کے مضامین کا اختصار پیش فرمایا ہے۔مولانا کشمیری مرحوم نے کئی عربی تفسیروں کے اردو ترجمے شروع کیے تھے، مگر یہی ایک ترجمہ ایسا ہے جو مکمل ہو سکا، باقی سارے ترجمے ادھورے ہی رہ گئے۔[۵۷]

ب: تقریر شاہی بر تفسیر بیضاوی

مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصے تک تفسیر بیضاوی کی تدریس کرتے رہے۔اس دوران میں

۵۶- مولانا انظر شاہ کشمیری بن علامہ انور شاہ کشمیری(۱۳۴۷ھ-۱۴۲۹ھ/۱۹۲۹ء- ۲۰۰۸ء) فاضل ومدرس دار العلوم دیوبند، محدث، مفسر، مصنف، مترجم اور محقق ہیں (صلاح الدین ثانی، **علماء دیوبند کی قرآنی خدمات: ۱۸۶۶ء سے ۱۹۸۸ء تک** (مقالہ پی ایچ ڈی، یونی ورسٹی آف سندھ، ۱۹۹۰ء)، ۵۷۹۔

۵۷- دیکھیے: اشتیاق احمد، "عربی تفاسیر کے ترجمے، تعارف و تجزیہ"
http://www.farooqia.com/ur/lib/1435/03/p45.php, accessed August 01, 2017.
محمد اللہ قاسمی، علمائے دیوبند کی قرآن وعلوم قرآن کی خدمات
https://deoband.wordpress.com/2014/07/08/, accessed August 01, 2017.

انھوں نے جو تفسیر کے دقیق و غامض مقامات کی شرح کے دروس دیے، انھیں جمع کیا گیا اور "تقریر شاہی بر تفسیر بیضاوی" کے نام سے شائع بھی کیا گیا۔ اس تقریر شاہی کو ماہ نامہ **محدث عصر** میں فروری / مارچ ۲۰۱۷ء سے قسط وار بھی شائع کیا جا رہا ہے۔[۵۸]

ج: تفسیر کمالین شرح جلالین

دارالاشاعت کراچی سے طبع **تفسیر جلالین** کی شرح "**تفسیر کمالین**" ۶/ جلدوں اور ۳۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ **کمالین** کے مؤلف دراصل مولانا محمد نعیم استاد دارالعلوم دیوبند ہیں لیکن اس شرح میں تین پاروں (سولہ، سترہ اور اٹھارہ) کی شرح مولانا انظر شاہ کشمیری نے کی ہے۔ ان تین پاروں کی شرح تفسیر کمالین کی چوتھی جلد میں شامل ہے۔ اس جلد کی تقریظ مولانا انظر شاہ کی تحریر کردہ ہے۔ اس شرح میں حل عبارت، تحقیق لغات، ترکیب نحوی، شانِ نزول اور بیان روابط کا اہتمام کیا گیا ہے۔ واقعات و قصص کو تفصیل کے ساتھ اور حل مطالب میں دوسری اہم تفاسیر سے مدد لی گئی۔"[۵۹] شرح کی اس جلد میں یہ تفصیل درج نہیں کہ کس جز کی تفسیر کا شارح کون ہے۔ ہاں اس کی وضاحت مولانا اشتیاق مدرس دارالعلوم دیوبند نے ماہنامہ **الفاروق** میں کی ہے کہ شاہ صاحب نے صرف تین پاروں کی شرح تحریر کی ہے۔[۶۰]

۸۔ "نوائے قرآن" منظوم اردو ترجمہ (غیر مطبوعہ) از عبدالحق مراد[۶۱]

ترجمہ نوائے قرآن مکمل قرآن مجید کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ اس کا مسودہ مترجم مقیم باغ آزاد کشمیر، کے پاس موجود ہے۔ ترجمہ عام اور سادہ اشعار میں پیش کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا نظم میں ترجمہ وزن اور بحر کی رعایت کے پیش نظر ایک مشکل امر ہے تاہم ترجمہ **نوائے قرآن** پر بہت سے علما اور اسکالروں[۶۲] کی تقریظات نے ترجمے کی

۵۸۔ دیکھیے: مولانا انظر شاہ کشمیری، "ذالک الکتاب"، **محدث عصر**، دیوبند، ۱۸:۲ (۲۰۱۷ء)، ۲۱۔ چوں کہ راقم کو تقریر شاہی کی شائع شدہ کاپی دست یاب نہیں ہو سکی، اس لیے راقم نے محدث عصر میں شائع شدہ ان درسی افادات سے استفادہ کیا ہے۔

۵۹۔ دیکھیے: انظر شاہ کشمیری، "پیش لفظ" **تفسیر کمالین شرح اردو تفسیر جلالین** (کراچی: دارالاشاعت، ۲۰۰۸ء)، ۴۔

۶۰۔ دیکھیے: اشتیاق احمد، "عربی تفاسیر کے ترجمے، تعارف و تجزیہ"
http://www.farooqia.com/ur/lib/1435/04/p50.php, accessed August 01, 2017.

۶۱۔ پروفیسر عبدالحق مراد بن مولوی عبدالرحیم بن صادق دین ۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو بنی منہاساں باغ، آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ فرزانہ ناز، **کشمیر اردو ادب اور طنز و مزاح** (میرپور: نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کشمیر سٹڈیز، ۲۰۱۶ء)، ۱۷۲۔

۶۲۔ ان علما میں مفسر قرآن مولانا محمد اسحاق خان المدنی، ڈاکٹر خالد محمود شیخ، سابق ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونی ورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر، ڈاکٹر علی اصغر چشتی، سابق وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد،

اہمیت اور مقبولیت میں اضافہ کیا ہے۔

ج: کشمیری زبان میں تراجم و تفاسیر

کشمیری زبان میں تحریر کی گئی چار مکمل اور دو جزوی تراجم و تفاسیر کا تعارف مندرجہ ذیل ہے:

ا- بیان الفرقان / فتح البیان / قرآن تہ تمیک کاشر تفسیر (قرآن اور اس کی کشمیری تفسیر)

میر واعظ مولانا محمد یوسف شاہ[۶۳]

میر واعظ یوسف شاہ (م ۱۹۶۸ء) کا یہ ترجمہ و تفسیر کشمیری زبان میں تمام تراجم و تفاسیر سے زیادہ معروف و مشہور ہے۔[۶۴] یہ تفسیر مع ترجمہ تین ناموں یعنی **فتح البیان**،[۶۵] **بیان الفرقان**[۶۶] اور **قرآن تہ تمیک کاشر تفسیر**[۶۷] سے شائع ہوا ہے۔ **فتح البیان** اور **قرآن تہ تمیک کاشر تفسیر** ایک جلد میں جب کہ **بیان الفرقان** تین جلدوں میں شائع ہوا۔ یہ تفسیر ۱۶x ۲۱ صفحات کے ۱۶۷۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآنی عبارت کو درمیان صفحے میں لکیر کھینچ کر تفسیر اور ترجمہ سے علاحدہ کیا گیا ہے۔ پھر جس جملے کی تفسیر مطلوب ہو اسے ذکر کر کے ترجمہ اور تفسیر کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ و تفسیر کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے جس سے ترجمہ اور تفسیر کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہو گیا ہے۔[۶۸]

ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم، استاد شعبہ عربی زبان وادب، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد، مفتی محمد رویس سرپرست مجلس الافتاء آزاد کشمیر، ریٹائرڈ ضلع مفتی آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر شامل ہیں۔

۶۳- میر واعظ مولانا محمد یوسف شاہ (۱۸۹۶ء- ۱۹۶۸ء) جموں وکشمیر انجمن نصرت الاسلام کے صدر اور بعد از قیام پاکستان، آزاد کشمیر کے دو مرتبہ صدر رہے۔ (دیکھیے: عدیلہ احد، **میر واعظ مولانا یوسف شاہ: احوال و آثار** (لاہور: پنجاب یونی ورسٹی، اورینٹل کالج، ۱۹۹۲ء)، ۳۸۔

۶۴- حتی کہ راقم نے جب اس موضوع پر کام کا آغاز کرنا چاہا تو جس سے بھی کشمیر میں قرآن پر ہونے والے کام کا استفسار کیا، وہ اسی ترجمہ و تفسیر کا نام لیتا۔

۶۵- ملاحظہ کیجیے: مولانا محمد یوسف شاہ، **فتح البیان** (راولپنڈی: مولوی محمد احمد ابن مولٰنا محمد یوسف شاہ، اصغر مال روڈ، س ن)۔

۶۶- دیکھیے: مولانا محمد یوسف شاہ، **بیان الفرقان، المعروف تعلیم القرآن**، (سرینگر: علی محمد اینڈ سنز، سرینگر کشمیر، ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)۔

۶۷- میر واعظ یوسف شاہ، **قرآن مجید تہ تمیک کاشُر تفسیر (قرآن مجید اور اس کی کشمیری تفسیر)** (مدینہ منورہ: مجمع شاہ فہد برائے طباعت قرآن مجید، ۱۴۱۸ھ)۔

۶۸- مثال کے طور پر دیکھیے: نفس مرجع، ۸- ۹۔

۲- کفایت البیان از قاسم شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۰۰۰ء)[۶۹]

یہ ترجمہ قرآن کشمیری زبان میں ہے۔ یہ ترجمہ دیباچے کو شامل کر کے ۹۸۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ ترجمہ **کفایت البیان** ۱۹۹۷ء/۱۴۱۷ھ میں سری نگر سے شائع ہوا ہے۔ کشمیری زبان میں یہ ترجمہ عام فہم کشمیری زبان میں ہے۔ مترجم کا اس ترجمے سے مقصود لوگوں کے لیے فرقہ واریت کے اثر سے پاک ترجمہ کرنا تھا۔ چناں چہ اس ترجمے کو انھوں نے ان اثرات سے پاک کرنے کی کوشش کی ہے۔[۷۰]

۳- ترجمہ قرآن از مولانا محمد احمد مقبول سبحانی[۷۱] مع تفسیر از مفتی سید محمد ضیاء الحق بخاری (م ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء)[۷۲]

مولانا محمد احمد مقبول سبحانی کشمیری نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر کشمیری زبان میں قرآن مجید

۶۹- مولانا قاسم شاہ بخاری (۱۹۱۰ء- ۲۰۰۰ء) نے اپنے بزرگوں کے علاوہ امرتسر اور دہلی کے کبار علما سے اکتساب علم کیا۔ وہ انجمن تبلیغ الاسلام جموں و کشمیر کے صدر رہے۔ اس انجمن کے تحت انھوں نے بہت سے اسلامی تعلیمی ادارے قائم کیے اور کئی رسالوں کے مدیر بھی رہے۔ دیکھیے:

Mushtaq Ahmad Wani, *Muslim Religious Trends in Kashmir in Modern Times* (Patna: Khuda Bakhsh Oriental Public Library, 1997), 55-56, Abida Bano, “Contribution of Kashmiri Scholars towards Quranic Sciences: A Research Study”, (PhD diss., Aligarh Muslim University, 2008), 158.

۷۰- سید محمد اشرف اندابی، "دیباچہ"، **کفایت البیان** (سرینگر: مطبع بک ڈپو، ۱۹۹۷ء)، ۹۸۹۔

۷۱- مولانا محمد احمد المعروف مقبول سبحانی، فاضل دیوبند، چالیس، پینتالیس سال سے مکہ میں مقیم رہے ہیں جس کے باعث عربی گویا ان کی مادری زبان بن گئی۔ آپ کی **کلمۃ الحق** نامی ایک عربی تالیف جو علم کلام اور عقائد پر ہے، دکن (حیدرآباد) سے شائع ہوئی ہے۔ (علماے دیوبند اور تاریخ دارالعلوم دیوبند پر تالیف کی گئی کتب میں تلاش بسیار کے باوجود ان کے حالات نہ مل سکے، جب کہ مذکورہ معلومات کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر حمید اللہ، **قرآن مجید کے ترجمے دنیا کی زبانوں میں** (کراچی: تاج کمپنی، ۱۹۹۱)، ۵۔

۷۲- مفتی سید ضیاء الحق بن سید محمد عنایت اللہ بخاری (۱۹۱۵ء-۲۰۰۸ء) نے ایس پی کالج، سرینگر سے گریجویشن کی اور اورئینٹل کالج، کشمیر سے دینی و عربی علوم حاصل کیے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی طرف ہجرت کی اور تادم وصال کوہ مری میں مقیم رہے۔ (مفسر کے بارے میں یہ معلومات ان کے صاحبزادگان، مقیم کوہ مری سے انٹرویو لے کر حاصل کی گئی ہیں)۔

کا یہ ترجمہ ۱۹۴۵ء میں چھ ماہ کی قلیل مدت میں مکمل کیا۔ اس ترجمے کی اشاعت ۱۹۵۰ء میں ہوئی، لیکن کشمیری زبان سے ناواقف کاتب کی وجہ سے ترجمے میں کتابت کی اغلاط بھی تھیں اور کچھ مقامات کا ترجمہ بھی چھوٹ جانے کی وجہ سے ترجمے کی نظر ثانی اور تصحیح کے لیے مفتی ضیاء الحق کا انتخاب کیا گیا جنھوں نے نہ صرف اس ترجمے کی نظر ثانی اور تصحیح کی بلکہ اس پر کشمیری زبان میں مفصل تفسیر لکھ دی۔ اس پر ڈاکٹر حمید اللہ نے ان کی بے حد تحسین فرمائی اور ان کی تفسیر کے ساتھ ایک مقدمہ بھی شامل کیا۔[۷۳] یہ ترجمہ مع تفسیر تاج کمپنی پاکستان نے شائع کیا ہے۔ کشمیری زبان میں لکھی گئی تمام تفاسیر میں یہ تفسیر مفصل ہے جس میں تمام تفسیری پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔[۷۴]

۴۔ اعجاز القرآن از سید جلال الدین بخاری[۷۵]

پہلی طباعت کے مطابق یہ ترجمہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول سورۃ الفاتحہ سے سورۃ التوبہ تک جلد دوم سورۃ یونس سے سورۃ العنکبوت تک اور جلد سوم سورۃ الروم سے سورۃ الناس تک ہے۔ تینوں جلدیں ۱۷۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہیں۔ جب کہ دوسری مرتبہ ''اعجاز القرآن'' دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اس ترجمہ کا آغاز مترجم نے ۱۹۹۳ء میں کیا اور ۲۰۰۰ء میں مکمل کیا جب کہ اس کی پہلی اشاعت ۲۰۰۶ء میں ہوئی۔ اس طرح اس کے آغاز سے اشاعت تک ۱۳ سال کا عرصہ صرف ہوا۔[۷۶] یہ کشمیری زبان میں لفظی ترجمہ کے ساتھ ساتھ بامحاورہ ترجمہ ہے۔ اس میں ہر قرآنی لفظ کا علاحدہ علاحدہ ترجمہ کر کے پھر بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔[۷۷]

۷۳۔ حمید اللہ، **قرآن مجید کے ترجمے دنیا کی زبانوں میں**، ۵۔

۷۴۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے اس تفسیر کے بارے میں کہا کہ یہ جامع تفسیر ہے۔ (ملاحظہ کیجیے: ضیاء الحق بخاری، **تفسیر بزبان کشمیری** (کراچی: تاج کمپنی، ۲۰۰۱ء)، ا۔)

۷۵۔ سید جلال الدین بن سید ولی اللہ جنوبی کشمیر کے ضلع پامپور کی تحصیل پلوامہ کے علاقے رتنی پورہ میں ۱۹۳۶ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کی روایتی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے ۱۹۵۴ء میں اورینٹل کالج سے مولوی عالم کی تکمیل کی۔ ملاحظہ کیجیے: http://iqna.ir/en/news/1426787/a-poet%E2%80%99s-inspirational-dream-and-kashmiri translation-of-quran, accessed June 07, 2017.

۷۶۔ مرجع سابق۔

۷۷۔ دیکھیے: جلال الدین اندرابی، **اعجاز القرآن** (دہلی: جے کے آفسٹ پرنٹر، ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)، ۱: ۶ اور ۳: ۳۴۔

۵- کاشر تفسیر (کشمیری زبان میں جزعم کی تفسیر) از مولوی نور الدین[۷۸]

کشمیری زبان میں ایک مختصر مقدمے کے ساتھ یہ تفسیر تریسٹھ (۶۳) صفحات پر مشتمل مکمل تیسویں پارے کی تفسیر ہے۔ مقدمے میں انھوں نے سبب تفسیر بیان کیا کہ انھوں نے یہ تفسیر کچھ احباب کی درخواست پر تحریر کی پھر انھوں نے قرآن مجید کے عربی میں نازل ہونے کی بنا پر دیگر زبانوں میں ترجمہ و تفسیر کی اہمیت وضرورت کو اختصار کے ساتھ ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کم مائیگی اور عاجزی کا اظہار کیا۔[۷۹]

۶- نور العیون ترجمہ عم یتساءلون المعروف اچھن ہند گاش (بزبان کشمیری) از مولانا محمد یحییٰ[۸۰]

یہ سورۃ فاتحہ اور تیسویں پارے کا کشمیری زبان میں مکمل ترجمہ اور تفسیر ہے۔ جو شعبہ نشر واشاعت انجمن نصرت الاسلام سرینگر، کشمیر سے شائع ہوا ہے۔ ترجمہ مولانا محمد یحیی شاہ صاحب کا ہے جب کہ تفسیر اور باقی اضافہ جات محمد نور الدین شاہ میر واعظ (مترجم مولانا محمد یحیی شاہ صاحب کے پوتے ہیں) کے ہیں۔[۸۱]

د- گوجری، پنجابی اور پہاڑی زبان میں تراجم و تفاسیر

گوجری زبان کے پانچ تراجم و تفاسیر، پہاڑی کا ایک ترجمہ اور پنجابی کی ایک منظوم تفسیر کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے:

۷۸- مولوی نور الدین بن مولانا صدر الدین وازہ پوری سرینگر کے علاقے وازہ پور میں ۱۲۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم سرینگر کے گورنمنٹ ہائی سکول باغ دلاور سے حاصل کی۔ اس شعبے کے علاوہ مولوی فاضل کی سند حاصل کی۔ حصول علم کے بعد وہ گورنمنٹ ہائی سکول سرینگر میں تدریس کے شعبہ سے منسلک رہے۔ (دیکھیے:
Abida Bano, *Contribution of Kashmiri Scholars Towards Quranic Sciences*, 192.)

۷۹- مولوی نور الدین، **کاشر تفسیر** (لاہور: رفیق عام پریس، س ن)، ا۔

۸۰- میر واعظ مولانا محمد یحییٰ شاہ بن حافظ عبد الرسول عرف لسہ بابا ۱۲۵۱ھ کو پیدا ہوئے۔ مؤثر واعظ ہونے کی بنا پر وہ جامع مسجد سکندری میں اڑتالیس سال تک وعظ کرتے رہے۔ انھوں نے کئی کتب تصنیف کیں اور ایک بڑی تعداد میں طلبا نے ان سے علم حاصل کیا۔ مولانا محمد یحییٰ نے ۲۴ رمضان ۱۳۰۸ھ کو ستاون سال کی عمر میں وفات پائی۔ (دیکھیے: محمد الدین فوق، **مکمل تاریخ اقوام کشمیر** (لاہور: مشتاق بک کارنر، س ن، ۸۰۶- ۸۰۷)۔

۸۱- تفصیل کے لیے دیکھیے: مولوی محمد یحییٰ، **نور العیون ترجمہ عم یتساءلون** (سرینگر: انجمن نصرت الاسلام، س ن)، ا۔

۱- ترجمہ و تفسیر "فیض المنان" ترجمہ از مولانا عابد حسین رحمانی(۸۲) اور تفسیر از مفتی فیض الوحید(۸۳)

گوجری زبان کے اس ترجمہ و تفسیر کا نام فیض المنان ہے۔ یہ گوجری زبان کی پہلی اور مفصل تفسیر ہے۔ یہ تفسیر بڑے سائز کے ۲۹۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ مفسر علیہ الرحمۃ نے اپنی اس تفسیر کا ایک مفید مقدمہ(۸۴) بھی تحریر کیا ہے۔ یہ مقدمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔ تفسیر کا آغاز ۱۹۹۷ء میں جب کہ اس کا اختتام ۴/ اگست ۲۰۰۱ء مطابق ۱۳/ جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ میں ہوا۔ یہ تفسیر ادارہ مرکز المعارف بٹھنڈی جموں، جموں و کشمیر سے شائع ہوئی ہے۔ مفسر موصوف نے یہ تفسیر قید و بند کی صعوبتوں میں رہ کر لکھی۔ پس زنداں کو وہ جامعہ یوسفیہ سے تعبیر کرتے ہیں۔(۸۵) تفسیر کے دوران بھی انھوں نے اپنی قید کے مختلف مقامات کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔

۲- التوضيح و البيان لآيات القرآن: ترجمہ و مختصر حواشی از محمد امین گھیلہ(۸۶)

التوضيح و البيان لآيات القرآن، قرآن مجید کا آسان گوجری ترجمہ ہے۔ ترجمہ کے ساتھ بعض

۸۲- مولوی عابد حسین بن غلام الدین ۱۹۶۱ء کو ضلع پونچھ (مقبوضہ کشمیر) کی تحصیل حویلی کے علاقے کھیتر میں پیدا ہوئے۔ مولانا عابد حسین دیوبند کے فاضل ہیں اور ان دنوں وہ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری تھانہ منڈی میں عربی استاد کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (مترجم کے بارے میں یہ معلومات ان سے خط و کتابت کے ذریعے حاصل کی گئی)۔

۸۳- مفتی فیض الوحید جموں کے نام ور عالم ہیں۔ انھوں نے درس نظامی دار العلوم دیوبند سے مکمل کی۔ اس کے بعد انھوں نے افتا میں تخصص بھی کیا۔ گوجری زبان میں مکمل تفسیر قرآن بنام **فیض المنان** ان کا ایک اہم علمی اور دینی کام ہے۔ دیکھیے: http://www.muftifaizulwahid.com/mufti-faizul-wahid-sahab-db/, accessed March 01-2017.

۸۴- فیض الوحید، **مقدمہ تفسیر فیض المنان**، (بٹھنڈی جموں: ادارہ مرکز المعارف، جموں و کشمیر، س ن)۔

۸۵- نفس مرجع، ا۔

۸۶- محمد امین خان گھیلہ کی پیدائش ۴ مارچ ۱۹۷۳ء کو علاقہ ہوپیاں ملیگام، تحصیل پوگل، ضلع رام بن میں ہوئی۔ دینی تعلیم الکلیہ السلفیہ کشمیر سے حاصل کی۔ پھر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کے شعبہ عربی زبان اور شعبہ حدیث میں بی۔اے کیا اور یونی ورسٹی آف کشمیر، سرینگر سے ۱۹۹۹ء میں ایم۔اے اور ۲۰۰۵ء میں "مساهمة الكاشمرة في علوم القرآن" کے موضوع پر تحقیق کر کے ایم۔فل کی ڈگری حاصل کی۔ پھر انھوں نے علوم القرآن و حدیث لٹریچر پر "مشہور کشمیری علما کا حصہ" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی، اس کے ساتھ ساتھ مفسر موصوف ۱۹۹۷ء سے سلفیہ کالج، مومن آباد، سرینگر میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (دیکھیے: *Contribution of Kashmiri towards the Quranic Sciences*,177.؛ حافظ محمد امین خان المدنی، **التوضيح و البيان لآيات القرآن** (جموں و کشمیر: جمعیت اہل حدیث، س ن)، ۱۲۸۸۔

مقامات پر انتہائی مختصر حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ۱۲۸۲ صفحات پر مشتمل گوجری زبان میں مکمل قرآن مجید کا یہ ترجمہ جمعیت اہلِ حدیث جموں و کشمیر کا شائع کردہ ہے۔ اس ترجمے کا آغاز بہ قول مصنف ۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۷ر جولائی ۱۹۹۸ء کو ہوا، جب کہ اس کا اختتام ۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۰ جولائی ۱۹۹۹ء کو ہوا۔ صفحے کے درمیان میں حاشیہ لگا کر ایک طرف نص قرآنی اور دوسری طرف ترجمہ واضح اور بڑے فونٹ میں ہے۔

۳۔ قرآن مجید ترجمہ بزبان گوجری از مولوی فقیر محمد چیچی[۸۷]

گوجری زبان کا یہ غیر مطبوعہ ترجمۂ قرآن ۳۰ x ۲۱ سائز کے ۹۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔[۸۸] اس ترجمے کا آغاز دسمبر ۱۹۸۸ء میں اور اختتام اگست ۱۹۹۸ء کو ہوا۔ یہ ترجمہ تحت اللفظ ہے اور عام فہم گوجری زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔ مترجم موصوف نے اس ترجمے کے ساتھ اردو زبان میں ۹۵ر صفحات پر مشتمل ایک مفید مقدمہ بھی لکھا ہے۔[۸۹] اس مقدمے میں گوجری زبان میں تراجم قرآن، گوجری زبان کی قدیم تاریخ، گوجری اور صوفیا، گوجری زبان میں تراجم و تفاسیر، قومی شش زبانی لغت میں تراجم کی تجویز اور ترجمے کے مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔[۹۰]

۴۔ فتح الرحمٰن از مولوی عبد الرحیم[۹۱]

ترجمہ کا نام ''فتح الرحمٰن'' ہے جو کہ زیر طبع ہے۔ مترجم کا خیال یہ تھا کہ گوجری میں اس وقت تک

۸۷۔ مولوی فقیر محمد بن محمد اگست ۱۹۵۴ء میں علاقہ جڑ جنڈالی، ضلع مظفر آباد (موجودہ جہلم ویلی)، آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ پاکستان کی مشہور خانقاہ گولڑہ اور مدارس جامعہ نعمانیہ لاہور، جامعہ اسلامیہ خانیوال اور انوارالعلوم ملتان سے تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ فوج میں خطیب کی حیثیت سے اور پھر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں تادم وصال عربی سٹینو ٹائپسٹ کے طور پر کام کیا۔ ۲۰۰۸ء میں ان کا وصال ہوا۔ بہت سی کتب کے علاوہ انھوں نے گوجری زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی تحریر کیا۔ (مولوی فقیر محمد، ''دیباچہ''، **سیرت طیبہ بزبان گوجری** (لاہور: مکتبہ سید احمد شہید، ۲۰۰۵ء)، ۱۳)۔

۸۸۔ مولوی فقیر محمد، **عالمی زبانوں میں تراجم قرآن مجید، پہلی تا چودھویں صدی ہجری کے مشہور مفسرین و تفاسیر** (لاہور: نوید پبلشرز، س ن)، ۱۱۳۔

۸۹۔ مولوی فقیر محمد، **ترجمہ قرآن بزبان گوجری** (راولپنڈی: قلمی نسخہ مخزونہ عبد اللہ لائبریری، واقع ۳۴ / ۴۰۰، ایف لین نمبر ۷ اے چوہڑ پال پشاور روڈ)۔

۹۰۔ دیکھیے: مولوی فقیر محمد، **مقدمہ ترجمہ قرآن**، ۲۲۔

۹۱۔ مولوی عبد الرحیم ندیم بن مولوی علی محمد بن عبد اللہ ۱۹۲۳ء کو ضلع مظفر آباد کے علاقے پٹکہ کے ایک گاؤں گوہاڑی میں پیدا ہوئے۔ مترجم موصوف کشمیر کے معروف مصنف ڈاکٹر صابر آفاقی کے بھائی ہیں۔

قرآن مجید کا کوئی ترجمہ نہیں ہوا؛ اس لیے انھوں نے یہ اٹھایا۔ چوں کہ یہ ترجمہ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں تحریر کیا گیا ہے اس لیے اسے گوجری زبان کا پہلا ترجمہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ ترجمہ تاحال زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکا۔

۵۔ انعام القرآن از بشیر احمد قمر (۹۲)

اس ترجمے کا نام "انعام القرآن" رکھا گیا۔ اس ترجمے کا آغاز یکم رمضان المبارک، ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء میں ہوا اور اختتام ۱۸/ شعبان المعظم ۱۴۲۶ء / ۲۲ ستمبر ۲۰۰۵ء کو ہوا، جب کہ تکمیلِ نظر ثانی اور دہرائی تصحیح ۷/ جمادیٰ الاولیٰ، ۱۴۲۷ھ / ۴/ جون ۲۰۰۶ء کو ہوئی۔ اس ترجمے کے ساتھ مترجم موصوف نے تفسیری حواشی لکھے ہیں جس میں انھوں نے **عجائب القرآن مع غرائب القرآن** از عبد المصطفیٰ اعظمی (۹۳) سے استفادہ کیا ہے۔ مترجم کے عربی زبان سے عدم واقفیت اور مطلوبہ علمی صلاحیت کے فقدان اور کتابت کی اغلاط کی بنا پر اس ترجمے میں اصلاح اور نظر ثانی کی بہت ضرورت ہے۔

۶۔ القرآن الکریم ترجمہ بزبان پہاڑی زبان از مفتی شفیق الرحمٰن (۹۴)

پہاڑی زبان میں مکمل قرآن مجید کا یہ ترجمہ پہلی کوشش ہے۔ اس کا آغاز نومبر یا دسمبر ۲۰۰۶ء کو ہوا اور اختتام ۲۳/ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰/ اپریل ۲۰۰۹ء بروز سوموار ہوا۔ (۹۵) یہ ترجمہ جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کی کوششوں سے ممکن ہوا۔ اور اسی اکیڈیمی نے اس کی اشاعت کی۔ درمیانے سائز کے

۹۲۔ بشیر احمد قمر یکم فروری ۱۹۴۲ء، ہجیرہ، پونچھ کے علاقے گھنڈی سراڑی میں پیدا ہوئے۔ مترجم کے والد پلندری کے علاقے پھلیاں میں واقع مولانا غلام حیدر مرحوم کے مدرسے سے دینی تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے مولوی کہلائے اور اس طرح مترجم موصوف نے مذہبی ماحول میں آنکھ کھولی، جو ان کے ترجمۂ قرآن کی بنیاد بنا۔

۹۳۔ **عجائب القرآن مع غرائب القرآن** مختلف سورتوں سے منتخب حیرت انگیز قرآنی واقعات اور عجائبات کا مجموعہ ہے جس میں ان قرآنی واقعات کو کچھ تفصیل و توضیح کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مذکور کتاب میں ان قرآنی واقعات میں پنہاں نصائح و عبر کو "درس ہدایت" کے عنوان سے جمع کیا گیا ہے۔ (دیکھیے: عبد المصطفیٰ اعظمی، **عجائب القرآن مع غرائب القرآن** (کراچی: مکتبۃ المدینہ، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)۔

۹۴۔ مفتی شفیق الرحمٰن خان قاسمی اکادمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر، کشمیر میں عربی ایڈیٹر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ بسیار کوشش کے باوجود ان کے بارے میں مزید معلومات مہیا نہیں ہو سکیں۔

۹۵۔ دیکھیے: مفتی شفیق الرحمٰن خان قاسمی، **قرآن مجید بزبان پہاڑی** (سرینگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، س ن)، عرض مترجم، ص۔ن۔

فونٹ پر مشتمل آیات قرآنی مع تحت اللفظ ترجمہ ۹۱۱ صفحات پر مشتمل ہے۔[۹۶]

۷۔ تفسیر قرآن جان اسلام نور ایمان پنجابی زبان میں منظوم تفسیر از منشی محمد اسماعیل[۹۷]

تفسیر کا نام ''تفسیر قرآن جان اسلام نور ایمان'' ہے۔ مکمل قرآن مجید کی یہ تفسیر پنجابی نظم میں تحریر کی گئی ہے۔ اس کا ایک مختصر سا حصہ یعنی سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی ۲۶ آیات کی تفسیر درسی پرنٹنگ پریس گجرات سے شائع ہوا ہے۔ تفسیر کا بقیہ حصہ قلمی نسخے کی صورت میں مفسر موصوف کے ورثا کے پاس کنڈ گاؤں (پنجیڑی) ضلع بھمبر میں موجود ہے۔ مفسر موصوف کے ہاتھ سے لکھا ہوا یہ نسخہ واضح اور صاف خط میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس تفسیر کا آغاز مفسر نے ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو اور اختتام ۱۰/جولائی ۱۹۸۸ء کو کیا۔ اس طرح اس تفسیر کی تکمیل میں تینتیس (۳۳) سال صرف ہوئے۔[۹۸]

۲۔ علوم القرآن

کشمیری علما نے علوم القرآن پر بھی علمی و تحقیقی کام کیا ہے۔ بعض کتب علوم القرآن کے کسی ایک موضوع پر تحریر کی گئی ہیں اور بعض علوم القرآن کے ایک سے زائد موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ کچھ کتب علوم القرآن کے معروف معنی[۹۹] یعنی قرآن کے معاون علوم کے اعتبار سے ہیں اور بعض قرآن مجید سے ماخوذ علوم کے اعتبار سے۔ ذیل میں کشمیری علما کی علوم القرآن پر تحریر کی گئی کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے:

۹۶۔ دیکھیے: قاسمی، **قرآن مجید بزبان پہاڑی**، عرض مترجم۔

۹۷۔ منشی محمد اسماعیل تحصیل بھمبر میں کنڈ (پنجیڑی) کے مقام پر ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے بزرگوں میں سے ابراہیم نامی ایک بزرگ عرب سے دہلی تشریف لائے جن کی اولاد سے نور محمد ریاست جموں و کشمیر میں آباد ہوئے۔ (دیکھیے: صاحبزادہ محمد ساجد رضا، **سوانح حضرت مولانا محمد اسماعیل**، ۸۔ یہ کتاب کہیں سے شائع نہیں ہوئی، لیکن ویب سائٹ میں پی ڈی ایف کی صورت میں رکھی گئی ہے۔ دیکھیے:
https://darbarehalwaai.wordpress.com/books/sawana-hayyat/accessed July, 09, 2017.

۹۸۔ منشی محمد اسماعیل، **تفسیر قرآن جانِ اسلام نور ایمان** (گجرات: درسی پرنٹنگ پریس، ۱۹۵۵ء)۔

۹۹۔ امام غزالی کے نزدیک علوم القرآن کے دو معنی ہیں: ۱۔ ظاہری و سطحی علوم: اس قسم میں انھوں نے لغت، نحو، قراءت، مخارج الحروف اور تفسیر ظاہری جیسے علوم کو شامل کیا ہے۔ ۲۔ اصلی و حقیقی علوم: اس قسم میں انھوں نے علم الکلام، فقہ، اصول فقہ، علم القصص، علم باللہ اور علم الملوک وغیرہ علوم شمار کیے ہیں (دیکھیے: ابوحامد محمد بن محمد غزالی، **جواهر القرآن** (بیروت: دار إحياء العلوم، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)، ۴۴)۔

۱- آیات الإعجاز في آیات الإعجاز از عبدالرشید بن محمد شاہ شوپیانی(۱۰۰)

اس رسالے کا نام آیات الإعجاز في آیات الإعجاز ہے۔ عنوان کے صفحات کو ملا کر اس کے صفحات کی کل تعداد بارہ (۱۲) ہے۔ جس کے ہر صفحے پر درمیانے سائز کی سولہ (۱۶) سطریں ہیں۔ اس کا رسم الخط فارسی ہے۔ کتابت واضح ہے جسے بہ سہولت پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ رسالہ علامہ عبدالرشید شوپیانی نے ماہ شعبان ۱۲۹۵ھ کے ایک دن صبح سے شام تک دو مجلسوں میں تحریر کیا۔(۱۰۱) اس کا نسخہ ندوۃ العلما لکھنو کی لائبریری میں نمبر ۱۰۴۸۲/ ۳۹۳ کے تحت خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا محفوظ ہے۔ اسی نسخے کی کاپی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مخطوطات کی لائبریری میں موجود ہے جس کا نمبر پینتیس (۳۵) ہے۔(۱۰۲)

۲- مشکلات القرآن از علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ(۱۰۳)

کتاب "مشکلات القرآن" میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی ۴۸/ سورتوں سے ۱۹۰ مشکل الفہم اور آیات مختلف فیہا کا مطالعہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب عربی زبان میں ہے لیکن کئی مقامات فارسی میں بھی بیان کیے گئے ہیں۔ علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۰- عبدالرشید بن محمد شاہ شوپیانی کشمیر کے علاقے شوپیاں میں پیدا ہوئے۔ وہ نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی کی صحبت میں بھوپال (انڈیا کی ریاست مدھیا پردیش کا صدر مقام) میں رہے۔ انھوں نے عبدالرشید شوپیانی کو نائب مفتی مقرر کیا۔ کچھ عرصہ وہاں رہے پھر کسی مسئلے کی وجہ سے انھیں وہاں سے رخصت ہونا پڑا۔ وہاں سے وہ ہوشنگ آباد (بھوپال سے ۷۰ کلو میٹر جنوب میں واقع ریاست مدھیا پردیش کا ایک ضلع) چلے گئے اور وفات تک وہیں قیام کیا۔

۱۰۱- شوپیانی، ۵۰، قلمی نسخہ، آیات الإعجاز (مدینہ منورہ: لائبریری جامعہ اسلامیہ)، ۷۔

۱۰۲- عمادۃ شؤون المکتبات، **فهرس كتب علوم القرآن في مكتبة المصغرات الفيلمية فى قسم المخطوطات في عمادة شؤون المكتبات في الجامعة الإسلامية** (مدینہ منورہ: الجامعة الإسلامية، ۱۴۱۷ھ)، ۴۱۔

۱۰۳- علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا اور ۱۳۱۴ھ میں فراغت پائی۔ مدرسہ امینیہ دہلی سے تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۳۲۰ھ میں کشمیر واپس آ کر مدرسہ "فیض عام" کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۲۷ھ میں دارالعلوم دیوبند میں تدریس پر مامور ہوئے۔ ۱۲ سال تک آپ دارالعلوم کی مسند صدارت پر فائز رہے۔ ۱۳۴۷ھ میں دارالعلوم دیوبند سے علاحدہ ہو کر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل تشریف لے گئے جہاں ۱۳۵۱ھ تک درس حدیث دیتے رہے۔ پھر و صال تک دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ (دیکھیے: مفتی محمد ظفیر الدین، **مشاہیر علمائے دارالعلوم دیوبند** (دیوبند: دفتر اجلاس صد سالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء)، ۵۴-۵۵۔)

نے **مشکلات القرآن** کا ۸۴ / صفحات پر مشتمل مقدمہ بعنوان **"یتیمۃ البیان"** تحریر کیا ہے۔ جس میں حالات مصنف، علوم قرآن و رموز تفسیر، تفسیری قواعد و ضوابط، اہل حق و باطل کی تفاسیر وغیرہ امور کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔[۱۰۴] ڈاکٹر سالم قدوائی نے مولانا یوسف بنوری کو **"مشکلات القرآن"** کا مرتب کہا ہے[۱۰۵] حالاں کہ کتاب کی ترتیب اور تفصیل طلب مقامات کی تشریح مولانا سید محمد احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی میں کی ہے۔[۱۰۶]

۳۔ قرآن اور علم جدید از ڈاکٹر محمد رفیع الدین[۱۰۷]

ڈاکٹر رفیع الدین نے "قرآن اور علم جدید" ادارۂ ثقافت اسلامیہ میں قیام کے دوران لکھی۔ کتاب کا

۱۰۴۔ دیکھیے: علامہ انور شاہ کشمیری، **مشکلات القرآن** (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، س ن)؛ ثانی، "علماے دیوبند کی قرآنی خدمات: ۱۸۶۶ء سے ۱۹۸۸ء تک"، ۴۶۔

۱۰۵۔ قدوائی، **ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں**، ۳۴۷۔

۱۰۶۔ انور شاہ کشمیری، **مشکلات القرآن**، ۷۔۸۔

۱۰۷۔ ڈاکٹر محمد رفیع الدین یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو جموں میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۱ء میں انھوں نے بی۔اے اکنامکس، عربی اور اردو میں کیا۔ ۱۹۲۹ء میں ایم اے عربی اورینٹل کالج لاہور سے کیا جب کہ ۱۹۳۰ء میں فارسی میں آنرز کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۹ء میں ان کی کتاب *Idiology of the Future* کی بنیاد پر پنجاب یونی ورسٹی کی طرف سے انھیں فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی گئی۔ پنجاب یونی ورسٹی میں بعض لوگوں کا یہ اعتراض تھا کہ فاضل مقالہ نگار چوں کہ ایم اے فلسفہ کی ڈگری کے حامل نہیں، تو انھیں فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کیسے دی جاسکتی ہے تو پنجاب یونی ورسٹی کے اس وقت کے وائس چانسلر ڈاکٹر شوکت حیات ملک نے اس اعتراض کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ اگر کوئی شخص فلسفے میں ماسٹر ڈگری کا حامل ہوتے ہوئے بھی فلسفے میں ایسی معرکۃ الارا کتاب نہیں لکھ سکا تو ڈاکٹر صاحب کو، جنھوں نے ایم اے فلسفہ نہ ہونے کے باوجود ایسی کتاب لکھی ہے، ڈاکٹریٹ ضرور ملنی چاہیے۔ ۱۹۶۵ء میں ڈاکٹر محمد رفیع الدین کی فلسفۂ تعلیم پر کتاب *The First Principle of Education* پر پنجاب یونی ورسٹی نے انھیں فلسفہ ہی میں ڈی۔لٹ (D.Litt) کی ڈگری دی۔ ڈاکٹر محمد رفیع الدین علامہ اقبال کے معنوی شاگردوں میں شمار کیے جاتے تھے وہ جدید مسلم مفکرین میں سے تھے اور ان کی تحریروں نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مستند اور قابل قدر علما نے ان کی مساعی کا اعتراف کیا ہے۔ (دیکھیے: مولانا عبد الماجد دریابادی، **معاصرین** (کراچی: مجلس نشریات، ۱۹۷۴ء)، ۲۰۷؛ ڈاکٹر محمد رفیع الدین، **تعلیم کے ابتدائی اصول**، ترجمہ: مولوی سبطین احمد بدایونی (کراچی: اکیڈمی آف ریسرچ، ۱۹۶۸ء)، ۱۱؛ ڈاکٹر محمد عارف خان، **مطالعہ قرآن کی نئی جہتیں، خصوصی حوالہ ڈاکٹر محمد رفیع الدین** (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲۰۱۳ء)، ۱۱۳؛ محمود ہاشمی، **کشمیر اداس ہے** (لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار، ۱۹۹۴ء)، ۲۹۲)۔

آٹھواں ایڈیشن مظفر حسین اور نوید احمد (بموقع طبع ہفتم) کے قلم سے لکھے گئے دو پیش لفظ، ایک تعارف، جو خود مصنف نے تحریر کیا، چیلنج اور جواب چیلنج کے ساتھ ۵۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں قرآنی افکار کی روشنی میں چھ جدید فلسفی نظریات کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی نشان دہی کر کے ان میں سے مثبت پہلوؤں کو قرآنی افکار سے ہم آہنگ قرار دے کر ان کے منفی پہلوؤں کا رد کر کے ان کا متبادل پیش کیا گیا ہے۔[۱۰۸]

تعارف کتب از ڈاکٹر خالد محمود شیخ[۱۰۹]

ڈاکٹر خالد محمود شیخ نے قرآن و علوم القرآن پر بہت سے تحقیقی اور علمی مقالات لکھے۔ تاہم علوم القرآن پر انگریزی زبان میں دو کتابیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. Qur'anic Sciences and Themes of the Qur'an
2. A Study of Qura'n and Its Teaching

الف: کتاب *Qur'anic Sciences and Themes of the Qur'an* کا تعارف

اس کتاب کا نام *Qur'anic Sciences and Themes of the Qur'an* ہے۔ دو سو نو صفحات پر مشتمل یہ کتاب نیشنل بک فاؤنڈیشن سے ۲۰۰۶ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ کتاب میں پیش لفظ اور اختتام کتاب میں "Appendix" بھی شامل کیا گیا ہے جس میں اسلامی دعائیں، Translitration Charts اور اصطلاحات کے معانی اور تعارفی نوٹس بھی درج کیے گئے ہیں۔

ب: کتاب *A Study of Qura'n and Its Teaching* کا تعارف

قرآن اور علوم القرآن پر یہ کتاب اقرأ انٹرنیشنل ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے جونیئر سطح کے منظور شدہ نصاب کا حصہ ہے۔ اس کتاب میں علوم القرآن کے بنیادی موضوعات جیسے نزولِ قرآن، حفاظتِ قرآن، اعجاز قرآن وغیرہ موضوعات کو انگریزی میں بین الاقوامی طلبا کے معیار مطابق مرتب کیے گئے ہیں۔

۱۰۸۔ دیکھیے: ڈاکٹر رفیع الدین، **قرآن و علم جدید** (لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، ۲۰۱۶ء)، ۸۔

۱۰۹۔ ڈاکٹر خالد محمود شیخ بن شیخ عبدالرحمٰن ۲۲ جون ۱۹۴۰ء کو آزاد کشمیر کے شہر مظفر آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ایم اے انگلش ۱۹۶۵ء اور ایم اے عربی ۱۹۸۲ء یونی ورسٹی آف پنجاب لاہور سے کیا۔ ۱۹۸۳ء میں انھوں نے سڈنی، آسٹریلیا سے ٹوفل (Training of English Language as a Foreign Language) اور ۱۹۸۵ء میں پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے عربی میں پی ایچ ڈی کی۔ وہ ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونی ورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر، ڈائریکٹر ٹریننگ، دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔

۵- ڈاکٹر رفیق احمد کی کتب کا تعارف

ڈاکٹر رفیق احمد کی کتابیں علوم القرآن پر ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف دیا جارہا ہے۔ علوم القرآن پر ڈاکٹر رفیق احمد کی تین کتب ہیں:

الف: *The Instrument* for Understanding Qur'an: آدم پبلشرز انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید چوں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفت ہے اس صفت کی تجلیات کا اکتساب ایک صحیح دل ہی کر سکتا ہے۔ اس لیے قرآن فہمی کے آلے اور ذریعے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے کون سی ایسی چیز یا ایسا آلہ بنایا ہے جو اس کی معرفت اور اس کی صفات کی روشنی حاصل کرنے کے لیے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کا یک لفظی جواب یہ پیش کیا ہے کہ یہ معرفت الٰہی اور الوہی صفات کی روشنی حاصل کرنے کے لیے آلہ انسانی جسم کا ایک اہم عضو دل ہے۔ مصنف کی تمام تحریر اسی مرکز کے گرد گھومتی ہے۔

ب: *Introduction to Al-Qur'an*: یہ انگریزی زبان میں اٹھہتر(۷۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں جن موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے ان میں: اسمائے قرآن، وحی اور وحی کی اقسام اور صورتیں، نزول قرآن، انزال قرآن اور تنزیل قرآن میں فرق، ان دونوں میں حکمت، مکی و مدنی سورتیں اور ان کی خصوصیات، ترتیب مصحف، شان نزول، سات حروف پر نزول قرآن، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، فضائل قرآن، قرآن اور صحابہ رضی اللہ عنہم، تلاوت قرآن مجید کا احترام (اس باب میں قرآن پڑھنے کے آداب کے علاوہ مصادر تفسیر، مفسر کے لیے ضروری علوم پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے)۔

ج: *Ai'jāzul-ul-Qur'an*: علوم القرآن پر ڈاکٹر رفیق احمد کی تیسری کتاب *Ai'jāzul Qur'an* ہے۔ اس کتاب میں نزول قرآن کا پس منظر اور مختلف قرآنی موضوعات و مندرجات کی معنویت اور ان کے اثرات پر روشنی ڈال کر قرآن مجید کے اعجاز کو ثابت کیا گیا ہے، جن میں ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اپنے کسی بھی موضوع پر دعویٰ قائم کرتے اور معلومات قرآنی، حدیثی اور تاریخی دلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ پوری کتاب میں انھوں نے قرآن یا حدیث سے عربی نص ذکر نہیں کی بلکہ محض ان نصوص کا ترجمہ ذکر کیا ہے۔ کئی مقامات پر کتابت کی اغلاط، عنوانات کا عام عبارت میں خلط ملط اور حسن ترتیب کے فقدان

نے کتاب کے حسن کو متاثر کیا ہے۔

قرآن اور علوم القرآن پر تالیف کردہ کتب از ڈاکٹر عبد الحمید خان عباسی[۱۱۰]

ڈاکٹر عبد الحمید خان عباسی نے قرآن اور علوم القرآن پر بہت سی کتب تالیف کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

الف: مطالعہ قرآن حکیم، پارہ (عم) مکمل[۱۱۱]

یہ کتاب قرآن مجید کے آخری پارے کی ۳۷ سورتوں کے مطالعے پر مشتمل ہے۔ کتاب میں ہر سورت کی ابتدا میں اس سورت کا مختصر تعارف، خلاصہ سورت، آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ قرآنی کلمات و مرکبات کی صرفی ونحوی تشریح کے بیان کا التزام کیا گیا ہے۔

ب: مطالعہ قرآن حکیم[۱۱۲]

۷۴۳ صفحات کی یہ کتاب سورۃ یونس، سورۃ ہود، سورۃ یوسف، سورۃ الرعد اور سورۃ ابراہیم کے تعارف، خلاصہِ مضامین، لفظی و بامحاورہ ترجمہ اور عربی کلمات کی تشریح پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا مقصد درس نظامی / ایف اے کے طلبہ کو قرآنی تعلیمات و ہدایات سے آگاہ کرنا اور ان میں قرآنی الفاظ و تراکیب کا فہم پیدا کرنا ہے۔

۱۱۰- ڈاکٹر عبد الحمید خان عباسی ۸/ مئی ۱۹۶۱ء کو آزاد کشمیر کے ضلع جہلم حویلی کے ایک گاؤں پاہل میں پیدا ہوئے۔ بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد سے بی اے آنرز اصول الدین (تخصص فی الدعوۃ) اور ایم اے اصول الدین (تخصص فی التفسیر والحدیث) کیا۔ بعد ازاں انھوں نے علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد سے ایم فل علوم اسلامیہ اور یونی ورسٹی آف پنجاب، لاہور سے علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کی۔ ۲۰۱۱ء- ۲۰۱۲ء میں ڈاکٹر عباسی نے یونی ورسٹی آف سائنس ملائیشیا سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔ ڈاکٹر عباسی ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۱ء تک یونی ورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر کے شعبہ علوم اسلامیہ میں بہ طور لیکچرر اور ۲۰۰۱ء سے علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد میں کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ کے شعبہ قرآن و تفسیر میں اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر کے عہدوں سے ترقی کرتے ہوئے اس وقت اسی شعبے کے چیئرمین، پروفیسر اور شعبہ عربی و علوم اسلامیہ کے ڈین ہیں۔ کئی تحقیقی اور نصابی کتب، تحقیقی مقالات اور صدارتی ایوارڈ ان کی علمی کاوشوں کا ثبوت ہیں۔

۱۱۱- عبد الحمید خان عباسی، **مطالعہ قرآن حکیم، میٹرک، درسِ نظامی** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۴ء)۔

۱۱۲- عباسی، **مطالعہ قرآن حکیم، ایف۔اے، درس نظامی** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۳ء)۔

ج: اصول تفسیر و تاریخ تفسیر[۱۱۳]

یہ کتاب دس یونٹوں پر مشتمل ہے جن میں اصول تفسیر، تاریخ تفسیر اور مختلف تفسیری رجحانات کے تحت لکھی گئی نمائندہ تفاسیر کے علاوہ چند معروف اردو تفاسیر کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ اصول تفسیر سے متعلقہ یونٹوں میں جملہ مواد شاہ ولی اللہ کی معروف کتاب **الفوز الكبير في أصول التفسير** سے تلخیص و تسہیل کی صورت لکھی گئی بنیادی کتب سے لیا گیا ہے۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد ایم اے لیول پر طلبہ کو علم تفسیر کے بنیادی مباحث سے آگاہی دلانا ہے۔

د۔ علم تفسیر اور اس کا ارتقاء–۱[۱۱۴]

یہ کتاب دو جلدوں اور ۱۸/ یونٹوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ۳۶۱ صفحات پر، جب کہ دوسری جلد ۳۹۵/ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں عہد رسالت سے آٹھویں صدی ہجری تک کے تفسیری ادب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے؛ جب کہ دوسری جلد میں نویں صدی ہجری سے پندرھویں صدی ہجری تک کے مفسرین کے منہج و اسلوب کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں علم تفسیر کے مبادیات و ارتقا کے حوالے سے کی جانے والی کاوشوں، اہل علم اور مختلف تفسیری رجحانات کے تحت لکھی جانے والی کتب کے ایجابی و سلبی پہلوؤں پر مباحث بھی شامل ہیں۔ کتاب کا مقصد طلبا کو مختلف النوع تفسیری رجحانات اور ان کی اہمیت سے آشنا کرنا ہے۔

ھ: مطالعہ نصوصِ قرآن–۱[۱۱۵]

۱۸/ یونٹوں اور دو جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں ڈاکٹر عباسی نے منتخب نصوصِ قرآن کی توضیح و تشریح مختلف مفسرین کے نقطہ ہائے نظر سے پیش کی ہے۔ بعض مقامات پر مفسرین کے اصل الفاظ میں اور بعض مقامات پر ان کی بیان کردہ تفسیر کو مفہومی انداز میں تلخیص کی صورت میں پیش کیا ہے۔

۱۱۳– عباسی، **اصول تفسیر و تاریخ تفسیر** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۳ء)۔

۱۱۴– عباسی، **علم تفسیر اور اس کا ارتقاء– ۱** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۲ء)؛ عباسی، **علم تفسیر اور اس کا ارتقاء۔۲**، (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۲ء)۔

۱۱۵– عباسی، **مطالعہ نصوص قرآن۔۱** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۲ء)؛ عباسی، **مطالعہ نصوص قرآن۔۲** (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۲ء)۔

و: تلخیص وتسہیل الفوز الكبير في أصول التفسير [۱۱۶]

علم اصول تفسیر کے موضوع پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب **الفوز الكبير في أصول التفسير** اپنی گہرائی و گیرائی اور دقت نظری کے اعتبار سے ایک لاجواب کتاب ہے جس سے استفادہ طلبہ کے لیے اگرچہ ناممکن نہیں لیکن ایک مشکل امر ضرور ہے۔ڈاکٹر عباسی نے طلبہ کی اس مشکل کو مد نظر رکھ کر آسان پیرائے اور سلیس زبان میں تلخیص وتسہیل **الفوز الكبير في أصول التفسير** کے نام سے اس کتاب کی تلخیص کی ہے اور پھر تلخیص تلخیص **الفوز الكبير في أصول التفسير** کے نام سے اسی کی مزید تلخیص تیار کی ہے۔ ۷۰ صفحات پر مشتمل ان دونوں تلخیصات کو نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد نے "**تلخیص وتسہیل الفوز الکبیر فی اصول التفسیر**" کے نام سے شائع کیا ہے۔

ز: قرآنی الفاظ کا اردو زبان میں استعمال [۱۱۷]

یہ کتاب دراصل اردو دان طبقے کے لیے تیار کی گئی ہے۔اس کتاب میں قرآن پاک کے تیسویں پارہ "عَمَّ" کے ان الفاظ کو جمع کیا گیا ہے جو روز مرہ کے طور پر اردو زبان کا حصہ ہیں۔کتاب کی تالیف کا مقصد اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے کہ قرآن میں استعمال ہونے والے اکثر و بیش تر الفاظ کا معنی و مفہوم وہی ہے جو اردو زبان میں ہے اورالفاظ کے دونوں زبانوں کے اس معنوی و مفہومی اشتراک استعمال کو قرآن فہمی کے ذریعے کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

ک: قرآنی لغت [۱۱۸]

یہ لغت قرآنی زبان کے فہم کے ذریعے قرآنی پیغامات وہدایات اور تعلیمات تک رسائی کو امکانی حد تک سہل بنانے کی ایک کاوش ہے تاکہ عام آدمی کے لیے قرآن سے استفادے کی راہ ہم وار کی جا سکے۔ لغت کو تیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر حصہ قرآن پاک کے ایک جز(پارہ) پر مشتمل ہے اور ہر حصے میں قرآن مجید کے الفاظ کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے، پھر ان الفاظ کا اردو، انگریزی اور سندھی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اخر میں متعلقہ سورت نمبر اور آیت نمبر کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔

۱۱۶۔ عباسی، **قرآنی الفاظ کا اردو زبان میں استعمال** (زیر طبع)۔

۱۱۷۔ عباسی، **تلخیص وتسہیل الفوز الکبیر فی اصول التفسیر** (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن حکومت پاکستان، ۲۰۱۴ء)۔

۱۱۸۔ عباسی، **قرآنی لغت** (زیر طبع) ۔

ل: Quranic Arabic with Basic Grammar[119]

ڈاکٹر عبد الحمید عباسی کی عربی و انگریزی زبان میں تالیف کردہ اس کتاب کو یونیورسٹی ٹیکنالوجی مارا، ملائشیا نے شائع کیا ہے اور یہ تین اجزا پر مشتمل ہے: جز اول میں ۱۵، جز ثانی میں ۸ اور جز ثالث میں ۵ یونٹیں ہیں۔ یہ کتاب دراصل ان لیکچرز کا مجموعہ ہے جو انھوں نے پوسٹ ڈاکٹریٹ کے دوران یونی ورسٹی ٹیکنالوجی ملائیشیا میں دیے۔

کتب علوم القرآن از ڈاکٹر محمد عارف[۱۲۰]

ڈاکٹر محمد عارف خان کا مطالعہ رفیع الدینؒ اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کی قرآنی فکر کے گرد گھومتا ہے۔ مطالعہ قرآن کے حوالے سے ان کی تین کتب کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے:

الف: مطالعۂ قرآن کی نئی جہتیں (خصوصی حوالہ: ڈاکٹر محمد رفیع الدینؒ)

یہ ڈاکٹر صاحب کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو ۲۰۱۳ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔ ۶۷۴ صفحات کا یہ مقالہ ایک مقدمے اور بیس ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ ایک طویل مقالہ ہے جس میں خاص طور پر ڈاکٹر محمد رفیع الدین کے قرآنی افکار کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے جب کہ دیگر مفکرین کے قرآنی افکار کو بھی ضمناً زیر بحث لایا گیا ہے۔[۱۲۱]

ب: علوم القرآن۔ مطالعۂ قرآن کا ضابطہ (توسیعی و تجدیدی ضرورت)

چھپن (۵۶) صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ دراصل ڈاکٹر محمد عارف کے پی ایچ ڈی مقالے کا خلاصہ ہے، جس میں وہ مختصراً انھی امور کو زیر بحث لائے ہیں جو انھوں نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں پیش کیے اور اس کتابچے کے آخر میں انھوں نے علوم القرآن کی توسیع اور تجدید کے لیے کچھ نکات کو علوم القرآن کے ضوابط میں شامل

119– Abdul Hameed Khan Abbas, *Quranic Arabic with Basic Grammar* (Mara: [Malaysia] University of Technology, 2012)

۱۲۰– ڈاکٹر محمد عارف خان ۱۹۵۴ء کو تحصیل ڈڈیال، ضلع میرپور، آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں پنجاب یونی ورسٹی سے ایم اے اسلامیات جب کہ ۱۹۸۴ء میں کراچی یونی ورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۹۸ء میں علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی سے اسلامیات میں ایم فل؛ جب کہ ۲۰۱۰ء میں اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کی نگرانی میں اسلامیات میں ڈاکٹریٹ کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے ۲۰۰۳ء میں برطانیہ کی Coventry University سے 3rd World Studies میں ڈپلومہ کیا۔ (مصنف کے بارے میں یہ معلومات انٹرویو کے ذریعے جمع کی گئی ہیں)۔

۱۲۱– دیکھیے: عارف خان، مطالعۂ قرآن کی نئی جہتیں۔

کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ (۱۲۲)

ج: مطالعہ قرآن کا نیا منہاج (خصوصی حوالہ ڈاکٹر برہان احمد فاروقی)

۲۰۱۶ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ سے شائع ہونے والا یہ کتابچہ اکیاون (۵۱) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتابچہ ان فلسفیانہ اصطلاحات کی تشریح پر مشتمل ہے جنھیں ڈاکٹر برہان احمد فاروقی نے مطالعۂ قرآن میں استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد عارف نے ان اصطلاحات کی تطبیق کی کچھ مثالیں ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کے مطالعے سے پیش کی ہیں۔ (۱۲۳)

نتائج بحث

اس تحقیقی مطالعے کا ماحصل یہ ہے کہ:

۱۔ کشمیر میں مطالعۂ قرآن کا آغاز کشمیر میں اسلام کی باقاعدہ اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا۔

۲۔ اسلامی علوم و فنون کی ترقی و ترویج میں حکومتی سرپرستی میں چلنے والی مساجد، خانقاہوں اور اداروں کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر کے علما کی انفرادی خدمات بھی کارفرما ہیں۔ انھوں نے مختلف علوم و فنون جیسے قرآن، علوم القرآن، حدیث، علوم الحدیث، فقہ، کلام، منطق، فلسفہ، عربی و فارسی زبان و ادب شاعری وغیرہ تمام علوم میں اپنی کتب و تالیفات یادگار چھوڑیں۔

۳۔ کشمیر میں قرآن پر ہونے والا سب سے پہلا کام حال ہی میں دریافت ہونے والا فتح اللہ کشمیری کا لکھا ہوا قرآن مجید مع فارسی ترجمہ کا قلمی نسخہ ہے جو ۱۲۳۷ء میں لکھا گیا۔ جب کہ کشمیر میں باقاعدہ اسلامی حکومت کے قیام کے بعد جہاں باقی اسلامی علوم و فنون پر کام ہوا وہیں قرآن اور علوم القرآن کے مطالعے کو بھی ترقی ملی۔ جس کے لیے کئی ادارے، خانقاہیں اور مساجد قائم کی گئیں۔

۴۔ ایک کثیر اللسانی خطہ ہونے کے ناتے کشمیر میں بہت سی زبانوں میں تراجم و تفاسیر قرآن تحریر کی گئیں۔

۵۔ کشمیر میں اسلام کے آنے سے ۶۰۰ سال تک قرآن، علوم القرآن بلکہ دیگر علوم پر بھی کام تو ہوا لیکن اس کا زیادہ تر حصہ مفقود نظر آتا ہے۔ جس کی بنا پر ان ادوار کے علما کی کاوشوں کا باقاعدہ طور پر وجود نہیں۔ کشمیر میں مطالعات قرآنی کو بیسویں صدی کے نصف آخر اور اکیسویں صدی کے گزرے ہوئے

۱۲۲۔ محمد عارف خان، **علوم القرآن۔ مطالعہ قرآن کا ضابطہ (توسیعی و تجدیدی ضرورت)** (سوہاوہ، جہلم: مرکز مطالعہ و تحقیق دیوان حضوری، س ن)۔

۱۲۳۔ محمد عارف خان، **مطالعۂ قرآن کا نیا منہاج، خصوصی حوالہ ڈاکٹر برہان احمد فاروقی** (لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، ۲۰۱۶ء)۔

چند سالوں کے دوران زیادہ ترقی ملی، کیوں کہ اسی دور میں کشمیر میں ہونے والا کام مطبوع شکل میں موجود ہے۔

۶۔ جموں و کشمیر میں جن زبانوں میں تراجم و تفاسیر قرآن لکھے گئے ان میں عربی، فارسی، انگریزی، اردو، کشمیری، گوجری، پہاڑی اور پنجابی شامل ہیں۔

۷۔ کشمیر میں قرآنیات پر زیادہ تر کام دعوتی مقصد کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔ ہاں ان میں سے کچھ تفاسیر علمی نوعیت کی ہیں جو خالص علما کے لیے ہیں۔

۸۔ اس مطالعے سے کشمیر میں قرآن سے متعلق اس امر کی بھی توضیح ہوتی ہے کہ مطالعۂ قرآن میں علما کے رجحانات مختلف ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے اسباب تالیف میں بھی فرق نظر آتا ہے۔ کسی نے فقہ کو اپنے مطمح نظر قرار دیا تو کسی نے کلامی مباحث کو، کسی نے زبان کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق نئے کام کی ضرورت محسوس کی تو کسی نے پہلے سے موجود ترجمۂ قرآن کو موجودہ دور کی زبان و بیان کے ناموافق اور مشکل قرار دے کر اسے نئے زبان و بیان سے ہم آہنگ کر کے اور آسان بنانے کی غرض سے تفسیر اور ترجمہ لکھ دیا۔ کسی نے اپنے پیروکاروں کے کہنے اور ان کی ضرورت پر تفسیر یا ترجمہ لکھا تو کسی نے یہ سمجھ کر کہ علاقائی زبانوں جیسے گوجری، پہاڑی وغیرہ میں کسی نے قلم نہیں اٹھایا تو اس نے ترجمہ یا تفسیر تحریر کی۔ اس کی واضح مثال گوجری زبان کے پانچ تراجم و تفاسیر ہیں کہ ان کے تمام مصنفین نے ترجمہ و تفسیر لکھنے کا سبب یہی بتایا ہے کہ چوں کہ ان زبانوں پر قرآن مجید پر کام نہیں اس لیے انھوں نے اپنی مادری زبان میں ترجمہ قرآن یا تفسیر لکھی۔ جب کہ کچھ مفسرین و مترجمین نے تو صرف اس لیے اس عظیم اور مشکل کام میں ہاتھ ڈالا کہ ان کا نام مفسرین و مترجمین کی صف میں لکھا جائے۔

۱۱۔ کشمیر اور اہل کشمیر ایک عرصے سے مختلف مسائل کا شکار ہیں اس وقت بھی جموں و کشمیر کا ایک بڑا حصہ انڈیا کے قبضے میں ہے اور کشمیری اپنے حقِ آزادی کے لیے قربانیاں پیش کر رہے ہیں لیکن ان سب مسائل کے باوجود کشمیریوں نے اپنے مطالعہ قرآنی کو کم زور نہیں پڑنے دیا حتیٰ کہ جیلوں میں رہتے ہوئے بھی قرآن کی تفاسیر لکھیں۔ اس نوعیت کی دو مثالیں ایک گوجری زبان میں لکھی گئی تفسیر **فیض المنان** از مفتی فیض الوحید (جموں) جب کہ دوسری جز عم کی اردو تفسیر **احسن الحدیث** از ڈاکٹر **محمد** قاسم فکتو، شامل ہیں۔ ان دونوں شخصیات میں سے اول الذکر نے جیل کو جامعہ یوسفیہ سے تعبیر کرتے ہوئے یہ عظیم خدمت سر انجام دی؛ جب کہ مؤخر الذکر نے جیل کے تنگ ماحول کو حصولِ علم اور مطالعۂ

قرآن سے خوش گوار ماحول میں بدل دیا۔

تجاویز

کشمیر میں مطالعۂ قرآن کے ارتقا کے تحقیقی مطالعے کے ضمن میں چند ایک ضروری تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ جموں و کشمیر کے دو حصوں میں بٹے ہونے کی بنا پر اس خطے پر ہونے والے تحقیقی کام میں بہت سی رکاوٹیں اور مسائل درپیش ہیں جیسے مقبوضہ کشمیر میں سفر کی پابندی، تحقیقی مواد کی فراہمی و تبادلہ اور حتیٰ کہ بھارت کی جانب سے کشمیریوں پر آئے روز انٹرنیٹ اور سوشل نیٹ ورک پر پابندیوں کی وجہ سے ان رکاوٹوں میں مزید اضافہ وغیرہ، وہ اہم مسائل ہیں جو تحقیق کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ لہٰذا دونوں حکومتوں کو چاہیے کہ جس طرح دونوں ملکوں نے تجارت کے لیے معاہدہ کر رکھا ہے اور تجارت کے سلسلے کو نامساعد حالات کے باوجود بحال رکھا ہے اسی طرح تحقیق کاروں کی سہولت کے لیے بھی مواد کی فراہمی کے سلسلے میں دونوں حکومتیں مل کر کوئی معاہدہ کریں تاکہ محققین دونوں جانب کے علمی ورثے سے استفادہ کر سکیں۔

۲۔ کشمیر جیسا کہ مسلمان اکثریتی خطہ ہے اس لیے یہاں علوم و فنون کی ترویج و ترقی میں حکومتی سرپرستی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ مختلف علوم و فنون کے مؤلفین کی عام طور پر اور قرآن پر تحقیق کاروں کی خاص طور پر سرپرستی کرے تاکہ ان علوم میں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور محققین میں اضافہ ہو سکے۔

۳۔ مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر میں کلچرل اکیڈمیز قائم ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں قائم کلچرل اکیڈمی، جموں و کشمیر میں مختلف زبانوں میں ہونے والے کام کی سرپرستی کرتی ہے۔ جس کی واضح مثال اس اکیڈمی کے اہتمام سے پہاڑی زبان میں ترجمۂ قرآن کی اشاعت اور اس کی تحریک پر گوجری زبان کے ترجمہ از حافظ محمد امین خان المدنی کی اشاعت ہے۔ لیکن آزاد کشمیر میں قائم کلچرل اکیڈمی اس ضمن میں غیر فعال نظر آتی ہے۔ جس کی واضح مثال یہ ہے کہ یہاں گوجری کے تین تراجم تحریر کیے گئے جن میں سے فتح الرحمٰن از مولوی عبد الرحیم ۱۹۷۰ء کی دہائی میں لکھا جانے والا پہلا مکمل گوجری ترجمہ ہے لیکن وہ تاحال زیورِ طبع سے آراستہ نہ ہو سکا۔ بلکہ مترجم موصوف مولوی عبد الرحیم (م ۲۰۲۰ء) کے بقول ان کے ترجمہ کا

مسودہ مقبوضہ کشمیر کے کوئی دوست وہاں سے اسے شائع کروانے کی غرض سے لے گئے ہیں۔ اس لیے آزاد کشمیر حکومت کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ اس اکیڈمی کو فعال بنائے تاکہ مختلف علاقائی زبانوں میں ہونے والا کام منصۂ شہود پر آسکے۔

۴۔ کشمیر میں قرآنیات پر پیش کی گئی یہ خدمات بڑی اہمیت کی حامل ہیں لیکن کچھ تراجم وتفاسیر کی کتابت میں ایسی غلطیاں بھی پائی گئی ہیں جو بسا اوقات خالی الذہن قاری کی گم راہی کا باعث بھی بنتی ہیں، اس لیے مؤلفین اور اشاعتی اداروں کے لیے لازم ہے کہ اشاعت میں مکمل احتیاط برتی جائے۔ بعض مترجمین و مفسرین نے عربی سے ناواقف ہونے کے باوجود محض قرآن سے تعلق اور شوق کی بنا پر تفاسیر لکھی ہیں۔ اس صورت میں ان کی نیت اور خلوص میں شک تو نہیں کیا جاسکتا لیکن قرآن کے مترجم اور مفسر کے لیے بنیادی لازمی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ عربی زبان و بیان سے اچھی طرح واقف ہو تو اس لیے کسی بھی مترجم و مفسر قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میدان میں قدم رکھنے سے پہلے قرآن کی زبان میں مہارت حاصل کرے۔

۵۔ زیرِ بحث موضوع سے متعلق محققین کے لیے یہ تجویز ہے کہ یہ کوئی حتمی تحقیق نہیں اس میں مزید تحقیق کی کئی اعتبارات سے گنجائش موجود ہے۔ جس کی دو مثالیں ہیں۔ پہلی شعبہ قرآن و تفسیر علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی سے اس موضوع کی ایک تفسیر یعنی **عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن** از مولانا محمد اسحاق خان المدنی پر پی ایچ ڈی جب کہ دوسری تفسیر یعنی **صوت القرآن فی حقائق القرآن** از محمد یونس خان پر ایم فل کی کے موضوع کی منظوری ہے۔ اسی طرح ایک تو اس موضوع پر لکھنے والے بڑھ رہے ہیں ان کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کچھ قلمی تفاسیر جیسے **شرح القرآن** (فارسی) از خواجہ معین الدین اور **مطلب الطالبین** (عربی) از یعقوب صرفی کی تحقیق اور ادارت کی جاسکتی ہے۔ پھر مختلف زبانوں کی تفاسیر کا ان زبانوں کی خصوصیات کے اعتبار سے لسانی اور ادبی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ جموں و کشمیر میں مطالعۂ قرآن کے ارتقا میں جن مدارس اور اداروں نے اہم کردار ادا کیا ان کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں اگرچہ کچھ اداروں پر عابدہ بانو نے پی ایچ ڈی کے اپنے مقالے میں کام کیا ہے لیکن یہ مطالعہ تقریباً وادی کشمیر کے اداروں کی حد تک ہی محدود ہے۔ اس لیے پورے جموں و کشمیر کے اداروں سے متعلق بھی تحقیق کی جاسکتی ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

List of Sources in Roman Script

- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *‘Ilm-i Tafsir aur us ka Irtiqa’ 2.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2012.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *‘Ilm-i Tafsir aur us ka Irtiqa’-1.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2012.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Mutala‘ah-i Qur’an-i Hakim, Matric, Dars-i Nizami.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2014.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Mutala‘ah-i Qur’an-i Hakim,F. A., Dars-i Nizami.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2013.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Mutala‘a-i Nusus-i Qur’an 1.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2012.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Mutala‘a-i Nusus-i Qur’an 2.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2012.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Quranic Arabic with Basic Grammar.* Mara, [Malaysia]: University of Technology, 2012.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Talkhis-o Tashil al-Fawz al-Kabir fi Usul al-Tafsir.* Islamabad: National Book Foundation, 2014.
- ‘Abbasi, ‘Abd al-Hamid Khan. *Usul-i Tafsir-o Tarikh-i Tafsir.* Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2013.
- ‘Ali, Maulvi Rahman. *Tadhkirah-i ‘Ulama’-i Hind.* Translated by Muhammad Ayyub Qadiri. Karachi: Pakistan Historical Society, 1961.
- “Sindhi Zaban ke Qadim wa Jadid Shu‘ara’,” accessed March 8, 2016, https://www.urduweb.org/mehfil/threads/10934
- A‘zami, ‘Abd Al-Mustafa. *‘Aja’ib al-Qur’an ma‘ Ghara’ib al-Qur’an.* Karachi: Maktabat al-Madinah, 1420 AH/ 1999.
- Ahad, ‘Adilah. *Mir Wa‘iz Maulana Yusuf Shah: Ahval-o Athar.* Lahore: University of the Punjab, 1992.

- Ahmad, Ishtiyaq, "'Arabi Tafasir ke Tarjume, Ta'aruf-o Tajziyah," accessed August 01, 2017, http://www.farooqia.com/ur/lib/1435/03/p45.php
- Ahmad, Rafiq. *Tafsir Surah al-Fatihah.* Delhi: Adam Publishers, 2009.
- Ahmad, Zahur al-Din. *Pakistan main Farsi Adab.* Lahore: Majlis-i Taraqqi-i Adab, 1974.
- Akhtar, Kalim. "Kashmir main Qur'an-i Majid ka Qadim Nuskha." *Al-Ma'arif*, Lahore. Special Issue (1986).
- Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad b. Muhammad. *Jawahir al-Qur'an*. Beirut: Dar Ihya' al-'Ulum, 1406 AH/ 1986.
- Al-Madani, Hafiz Muhammad Amin Khan. *Al-Tawdih wa al-Bayan li Ayat al-Qur'an.* Jammun-o Kashmir, Jam'iayyat-i Ahl-i Hadith, n.d.
- Al-Madani, Muhammad Ishaq Khan. *'Umdat al-Bayan fi Tafsir al-Qur'an.* Palandari: Dar al-'Ulum al-Islamiyyah, 2010.
- Al-Madani, Muhammad Ishaq Khan. *Ni'mat-i Qur'an aur us ke Taqaze.* Rawalpindi: S. T. Printers, 2007.
- Al-Madani, Muhammad Ishaq Khan. *Tuhfat al-'Ulum wa al-Hikam bi Sharh Khamsin min Jawami' al-Kalim*. Rawalpindi: S. T. Printers, 2001.
- Al-Madani, Muhammad Ishaq Khan. *Zubdat al-Bayan fi Tafsir al-Qur'an.* Islamabad: Al-Madani Publications, 2013.
- Andarabi, Jalal al-Din. *I'jaz al-Qur'an.* Delhi: J. K. Offset Printer, 1420 AH/ 2000.
- Andarabi, Sayyid Muhammad Ashraf. "Dibachah." In *Kifayat al-Bayan.* Srinagar: Matba' Book Deal, 1997.
- Badayuni, 'Abd al-Qadir b. Muluk Shah. *Muntakhab al-Tavarikh.* Translated by Mahmud Ahmad Faruqi. Lahore: Shaikh Ghulam 'Ali and Sons, n.d.
- Bano, Abida. "Contribution of Kashmiri Scholars towards Quranic Sciences: A Research Study." PhD diss., Aligarh Muslim University, 2008.
- Batt, Badar al-Din, "'Arabi Zaban-o Adab: Ahl-i Kashmir ki Baish Qimat Khidmat (Az Daktar Muzaffar Husayn Nadvi,"

Ruznamah Kashmir-i ʻUzma, Srinagar, June 18, 2010/ Rajab 14, 1431 AH.

- Bukhari, Sayyid Muhammad. *Kashmir main ʻArabi ʻUlum aur Islami Thaqafat*. Srinagar: Jammu and Kashmir Academy of Art, Culture and Languages, 1987.
- Bukhari, Zia' al-Haq. *Tafsir ba Zaban Kashmiri.* Karachi: Taj Company, 2001.
- Daryabadi, ʻAbd al-Majid, *Muʻasirin*. Karachi: Majlis-i Nashariyyat, 1974.
- *Fahris Kutub ʻUlum al-Qur'an fi Maktabat al-Musaghghirat al-Filmiyyah fi Qism al-Makhtutat fi ʻImadat Shu'un al-Maktabat fi al-Jamiʻah al-Islamiyyah.* Madinah: *Al-Jamiʻah al-Islamiyyah*, 1417 AH.
- Faiz al-Wahid. "Muqaddimah." In *Tafsir Faiz al-Mannan.* Bathindi, Jammu: Idarah Markaz al-Maʻarif, n.d.
- Faktu, Muhammad Yunus. *Ahsan al-Hadith.* Lahore: Dar al-Andalus, n.d.
- Fauq, Hamd al-Din. *Mukammal Tarikh-i Aqwam-i Kashmir.* Lahore: Mushtaq Book Corner, n.d.
- Fuyuz al-Rahman, *Mashahir ʻUlama'.* Lahore: Hafiz Press, n.d.
- Gilani, Sayyid Muhammad Yunus. "Taqriz," In Muhammad Yunus Faktu. *Ahsan al-Hadith.* Lahore: Dar al-Andalus, n.d.
- Gummi, Salim Khan. *Kashmir main Ishaʻat-i Islam.* Lahore: Universal Books, 1986.
- Hamid Allah, Muhammad. *Qur'an-i Majid ke Tarjume Dunya ki Zabanon main.* Karachi: Taj Company, 1991.
- Hasani, ʻAbd al-Hayy. *Nuzhat al-Khawatir wa Bahjat al-Masamiʻ wa al-Nawazir.* Beirut: Dar Ibn Hazam, 1999.
- Hashimi, Mahmud. *Kashmir Udas he.* Lahore: Al-Faisal Nashiran-o Tajiran-i Kutub, 1994.
- Husayn, Pirzadah Muhammad Tayyab. *Auliya'-i Kashmir.* Lahore: Nadhir Sons Publishers, 1988.
- Ismaʻil, Munshi Muhammad. *Tafsir-i Qur'an, Jan-i Islam, Naur-i Iman.* Gujrat: Darsi Printing Press, 1955.

- Jahangir, Majid. "Qur'an se Muhabbat Karne wala Hindu Khandan." *BBC Urdu,* accessed March 20, 2021, https://www.bbc.com/urdu/regional-44516762
- Kashmiri, Anvar Shah. *Mushkilat al-Qur'an.* Multan: Idarah-i Ta'lifat-i Ashrafiyah, n.d.
- Kashmiri, Anzar Shah. "Dhalik al-Kitab." *Muhaddith-i 'Asr*, Diyoband, 18, no. 2 (2017)
- Kashmiri, Anzar Shah. "Paish Lafz." In *Tafsir Kamalain, Sharh Urdu Tafsir-i Jalalain.* Karachi: Dar al-Isha'at, 2008.
- Kashmiri, Khawajah Mu'in al-Din, *Sharh al-Qur'an.* Unpublished manuscript. Islamabad: Markazi-i Tahqiqat-i Farsi.
- Kashmiri, Khawajah Mu'in al-Din. *Zubdat al-Tafasir.* Edited by I'jaz Faruq Akram. Lahore: University of the Punjab, 1995.
- Khan, Muhammad 'Arif. *'Ulum al-Qur'an- Mutala'ah-i Qur'an ka Zabitah (Tausi'i-o Tajdidi Zarurat).* Jhelum: Markaz-i Mutala'ah-o Tahqiq Diwan Huzuri, n.d.
- Khan, Muhammad 'Arif. *Mutala'ah-i Qur'an ka Naya Minhaj, Khususi Havalah Daktar Burhan Ahmad Faruqi.* Lahore: Idarah-i Thaqafat-i Islamaiyah, 2016.
- Khan, Muhammad 'Arif. *Mutala'ah-i Qur'an ki Na'i Jihatain, Khususi Havalah Daktar Muhammad Rafi' al-Din.* Lahore: Idarah-i Thaqafat-i Islamaiyah, 2013.
- Khan, Muhammad Yunus. *Rah-i I'tidal.* Chakswari, Azad Kashmir: Anjuman Sawt al-Qur'an, n.d.
- Khan, Muhammad Yunus. *Sawt al-Qur'an fi Haqa'iq al-Qur'an.* Chakswari, Azad Kashmir: Anjuman Sawt al-Qur'an, n.d.
- Khoyhami, Hasan Shah. *Tadhkirah-i Auliya'-i Kashmir.* Translated by 'Abd al-Khaliq Tahiri. Lahore: Mushtaq Book Corner, 2015.
- Mateen, Advocate Abdul. "Kashmir's Mandella, Dr. Muhammad Qasim Completes 24 Years Behind Bars," *The Milli Gazette*, accessed May 21, 2017, http://www.milligazette.com/news/15396-dr-muhammad-qasim-kashmirs-mandella-completes-24-years-

behind-bars

- Mian, Asghar ʻAli. *Tafsir Surat al-Baqarah.* Mirpur: Maktabah-i ʻUthman, n.d.
- Muhammad, Maulavi Faqir. *ʻAlami Zabanon main Tarajim-i Qur'an-i Majid, Pahli ta Chaudhvin Sadi Hijri ke Mashhur Mufassirin-o Tafasir.* Lahore: Navid Publishers, n.d.
- Muhammad, Maulavi Faqir. "Dibachah." In *Sirat-i Tayyibah ba Zaban-i Gujari.* Lahore: Maktabah-i Sayyid Ahmad Shahid, 2005.
- Muhammad, Maulavi Faqir. *Tarjumah-i Qur'an ba Zaban-i Gujari.* Unpublished Manuscript. Rawalpindi: ʻAbd Allah Library, 34/400, F Lane, no. 17-A, Chauhar Harpal, Pishavar Road.
- Muhibb al-Hasan, *Kashmir Salatin ke ʻAhad main.* Translated by ʻAli Hammad ʻAbbasi. Mirpur: National Institute of Kashmir Studies, 2015.
- Naz, Farzanah. *Kashmir, Urdu Adab aur Tanz-o Mizah.* Mirpur: National Institute of Kashmir Studies, 2016.
- Nur al-Din, Maulavi. *Kashur Tafsir.* Lahore: Rafiq-i ʻAm Press, n.d.
- Pirzadah, S. Ahmad. "Ahsan al-Hadith: Qur'aniyyat main Muhaqqiqanah Izafah, Ik Mard-i Aahan ne Jalaya Tiragi main yeh Charagh," *Ruznamah Kashmir-i ʻUzma,* Srinagar, May 23, 2014.
- Qasimi, Muhammad Allah, "ʻUlama'-i Diyoband ki Qur'an-o ʻUlum-i Qur'an ki Khidmat," accessed August 01, 2017, https://deoband.wordpress.com/2014/07/08/
- Qasimi, Shafiq al-Rahman Khan. *Qur'an-i Majid ba Zaban-i Pahari.* Srinagar Jammu and Kashmir Academy of Art, Culture and Languages, n.d.
- Qidwa'i, Salim. *Hindustani Mufassirin aur un ki ʻArabi Tafasir.* Lahore: Idarah-i Maʻarif-i Islami, 1993.
- Rafiʻ al-Din, Muhammad. *Qur'an aur ʻIlm-i Jadid.* Lahore: Idarah-i Thaqafat-i Islamaiyah, 2016.

- Rafi‘ al-Din, Muhammad. *Ta‘lim ke Ibtida’i Usul,* Translated by Sabtain Ahmad Badayuni. Karachi: Academy of Research, 1968.
- Sahibzadah, Sajid al-Rahman, ed. *Barr-i Saghir main Mutala‘ah-i Qur’an (‘Ulum al- Qur’an, Tafasir, Mufassirin).* Islamabad: Idarah-i Tahqiqat-i Islami, 1999.
- Shah, Maulana Muhammad Yusuf. *Bayan al-Qur’an, al-Ma‘ruf Ta‘lim al-Qur’an.* Srinagar: ‘Ali Muhammad and Sons, 1399 AH/ 1979.
- Shah, Maulana Muhammad Yusuf. *Fath al-Bayan*. Rawalpindi: Maulvi Muhammad Ahmad ibn Maulana Yususf Shah, Asghar Mall Road, n.d.
- Shah, Mir Wa‘iz Yusuf. *Kashur Tafsir.* Madinah: Majma‘ al-Malik Fahad li Tiba‘at al-Mushaf, 1418 AH.
- Sharaf al-Din, Salihah ‘Abd al-Hakim. *Qur’an-i Hakim ke Urdu Tarajim*. Karachi: Qadimi Kutub Khana, 1960.
- Sufi, G. M. D. *Kashir: Being a History of Kashmir* .Lahore: University of the Punjab, 1948.
- Thani, Salah al-Din. "‘Ulama’-i Diyoband ki Qur’ani Khidmat: 1866 se 1988 tak." PhD diss., University of Sindh, 1990.
- Wani, Muhammad Ashraf. *Islam in Kashmir (Fourteenth to Sixteenth Century).* Srinagar: Oriental Publishing House, 2004.
- Wani, Mushtaq Ahmad. "Development of Islamic Sciences in Kashmir." PhD diss., Aligarh Muslim University, 1999.
- Wani, Mushtaq Ahmad. *Muslim Religious Trends in Kashmir in Modern Times*. Patna: Khuda Bakhsh Oriental Public Library, 1997.
- Yahya, Maulavi Muhammad. *Nur al-‘Uyun, Tarjumah ‘Amma Yatasa’alun.* Srinagar: Anjuman Nusrat al-Islam, n.d.
- Zafir al-Din, Mufti Muhammad. *Mashahir ‘Ulama’-i Dar al-‘Ulum Diyoband.* Diyoband: Daftar-i Ijlas-i Sad Salah, 1400 AH/ 1980.